

تَعْلِيمٌ وَتَرْبِيَةٌ

چالیس روزہ دینی و اخلاقی تربیتی کورس

40 Days Religious & Character
Guidance Course

Junior

۴۰ آیات سے منتخب احکام	۴۰ احادیث ۴۰ دعائیں
معرفت اسلام ارکان اسلام - سیرت نبوی ﷺ	عربی - انگلش

مجلس دعوت و تحقیق اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

نام کتاب تعلیم و تربیت (Junior)

مرتبین اساتذہ و فضلاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

ناشر مجلس دعوت و تحقیق اسلامی علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

گرافکس ڈیزائننگ اقبال سنز اردو بازار کراچی - سید سجاد حیدر 2631914

سن طباعت اول ربیع الاول ۱۴۲۵ھ بمطابق مئی ۲۰۰۴ء

سن طباعت دوم ربیع الاول ۱۴۲۷ھ بمطابق اپریل ۲۰۰۶ء

سن طباعت سوم ربیع الاول ۱۴۲۸ھ بمطابق مئی ۲۰۰۷ء

سن طباعت چہارم ربیع الاول ۱۴۳۰ھ بمطابق مارچ ۲۰۰۹ء

طباعت القادر پرنٹنگ پریس کراچی 2723748

کورس سے متعلق معلومات و رہنمائی کے لئے

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

021-4913570 - 4123366 - 4121152

صالح مسجد صدر کراچی

021-2237476

بذریعہ وی پی رڈاک منگوانے کے لئے

مکتبہ بینات: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

021-4927233

- ۱ دعائیہ کلمات
- ۴ چالیس روزہ دینی و اخلاقی تربیتی کورس کے اثرات و ثمرات
- ۸ کتاب کا تعارف

حصہ اول (قرآنی احکام و آداب)

مضامین

- ۱۳ قرآن مجید (اہمیت و ضرورت)
- ۱۴ فاتحہ کتاب
- ۱ گفتگو کے اسلامی آداب
- ۱ اللہ کے نام کی عظمت
- ۲ نیکی برباد، گناہ لازم
- ۲ سود مال کو گھٹاتا اور صدقہ اسے بڑھاتا ہے
- ۲ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو
- ۳ سود خوری عظیم جرم ہے
- ۳ تعاون صرف نیکی میں، گناہ و زیادتی میں نہیں
- ۴ دین اسلام عظیم نعمت خداوندی اور عالمگیر مذہب ہے
- ۴ ایمان و عمل کا تلازم
- ۵ فیصلے میں عدل و انصاف ہی کو ملحوظ رکھا جائے
- ۵ خوف صرف اللہ کا
- ۶ ظاہر کی اصلاح کے ساتھ باطن کی اصلاح بھی ضروری ہے

۶	۲۰	بے حیائی کی تمام صورتیں حرام ہیں
۷	۲۱	قرآن کریم سننے کے آداب
۷	۲۱	باہمی تنازعات کا انجام
۸	۲۲	دل کا سکون صرف اللہ کی یاد میں ہے
۸	۲۲	مومنوں کے ساتھ تواضع اور نرمی کا حکم
۹	۲۳	وعدہ پورا کرو
۹	۲۳	ناپ تول میں کمی کرنا حرام ہے
۱۰	۲۴	ان شاء اللہ کہنے کا حکم
۱۰	۲۴	مومن کی محبت مخلوق کے دل میں
۱۱	۲۵	لوگوں کے مال و متاع کی طرف حرص بھری نگاہوں سے مت دیکھیے
۱۱	۲۵	اہل علم سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے
۱۲	۲۶	جھوٹی بات سے اجتناب
۱۲	۲۶	توبہ کرو
۱۳	۲۷	فرمانبردار اور نافرمان برابر نہیں ہو سکتے
۱۳	۲۷	تقویٰ اور سچ اختیار کرنے کا حکم
۱۴	۲۸	اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا بدلہ ضرور ملے گا
۱۴	۲۸	عزت دینے والا صرف اللہ ہی ہے
۱۵	۲۹	عبادت صرف اللہ ہی کے لیے
۱۵	۲۹	مشورہ اور اس کے چند آداب
۱۶	۳۰	بھائی چارگی اور صلح کی اہمیت

۱۶	۳۰	ایک دوسرے کی غیبت کرنا حرام ہے
۱۷	۳۱	بدگمانی سے بچو
۱۷	۳۱	انسانی گفتگو سب ریکارڈ ہو رہی ہے
۱۸	۳۲	اپنے منہ میاں مٹھومت بنو
۱۸	۳۲	نبی کریم ﷺ کی اطاعت ہر بات میں
۱۸	۳۲	اللہ کے دین کے پاسبان بن جاؤ
۱۹	۳۳	ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ تقویٰ ہے
۱۹	۳۳	جس نے اللہ پر بھروسہ کیا اس کے لیے اللہ کافی ہے

حصہ دوم (چالیس احادیث)

مضامین

	۳۵	حدیث (اہمیت و ضرورت)
۱	۳۶	مسلمان امن و سلامتی کا نمونہ
۱	۳۶	دین سراسر خیر خواہی ہے / سوکراٹھنے اور صبح و شام پڑھنے کی دعا
۲	۳۷	دوستی صرف مومن سے
۲	۳۷	یہ صفات اپنائیے / سوتے وقت اور خواب میں ڈر جانے کے بعد کی دعا
۳	۳۸	پڑوسی کے حقوق
۳	۳۸	بھوکے پڑوسی کا خیال نہ کرنے والا / بیت الخلاء جانے سے پہلے اور بعد کی دعا
۴	۳۹	مزدور کا حق
۴	۳۹	دھوکہ دہی / مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے نکلنے کی دعا

۵	۴۰ دنیامومن کے لیے قید خانے کی طرح ہے
۵	۴۰ حرام غذا سے پلنے والے جسم کا انجام / گھر میں داخل ہونے اور گھر سے باہر جانے کی دعا
۶	۴۱ گھر میں کتا اور تصویر رکھنے کا حکم
۶	۴۱ کسی قوم سے مشابہت / سواری اور کشتی میں سوار ہونے کی دعا
۷	۴۲ رزق کو انسان کی تلاش ہے
۷	۴۲ بُرد باری اور جلد بازی / کھانا شروع کرتے وقت کی دعا
۸	۴۳ برے ہم نشین سے تنہائی بہتر ہے
۸	۴۳ لایعنی کام مت کریں / کھانا کھانے کے بعد کی دعا اور دودھ پینے کی دعا
۹	۴۴ جائیداد (ضرورت سے زیادہ) مت بناؤ
۹	۴۴ قطع تعلق کرنے والے کا حکم / دعوت کھانے کے بعد اور احسان کرنے والے کے لیے دعا
۱۰	۴۵ دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے
۱۰	۴۵ جہاد مال، جان اور زبان سے / چھینکنے اور چھینک سننے والے کی دعا
۱۱	۴۶ سچے اور امانت دار تا جہر کا رتبہ
۱۱	۴۶ امانت و خیانت کا حکم / مصیبت کے وقت، غصہ کے وقت، گدھے یا کتے کی آواز سنتے وقت کی دعا
۱۲	۴۷ خاموشی میں نجات ہے
۱۲	۴۷ گانا گانا اور سننا نفاق کو پیدا کرتا ہے / سفر پر جانے اور واپس آنے کی دعا
۱۳	۴۸ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے
۱۳	۴۸ سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے پاک ہے / بارش طلب کرنے اور بارش ہوتے وقت کی دعا
۱۴	۴۹ دنیا میں زندگی گزارنے کا طریقہ
۱۴	۴۹ طلب علم کے لیے نکلنے والے کا اعزاز / لباس پہننے اور آئینہ دیکھتے وقت کی دعا

۱۵	۵۰	تنگ دست قرض دار کو مہلت دینے کی فضیلت
۱۵	۵۰	چغل خوری کا انجام / اپنی محبوب چیز کو دیکھنے اور مریض کی عیادت کی دعا
۱۶	۵۱	مسواک کے دواہم فائدے
۱۶	۵۱	مشرکین کی مخالفت کرنا (داڑھی اور مونچھ کا حکم) / روزہ رکھنے اور افطار کرنے کی دعا
۱۷	۵۲	چھوٹوں پر شفقت، بڑوں کا ادب، نیکی کی تلقین اور برائی سے روکنا
۱۷	۵۲	بھلائی کی طرف رہنمائی بھی بھلائی / شہر میں داخل ہونے اور کسی منزل پر اترنے کی دعا
۱۸	۵۳	مسلمان کو ڈرانا جائز نہیں
۱۸	۵۳	مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانا جائز نہیں / نماز کے بعد اور مسجد میں بیٹھنے کے بعد کی دعا
۱۹	۵۴	درود شریف کی فضیلت
۱۹	۵۴	دین کی سمجھ اللہ کی عظیم نعمت / طلوع صبح، طلوع آفتاب کے وقت کی دعا
۲۰	۵۵	توبہ کی فضیلت
۲۰	۵۵	کثرت استغفار کی اہمیت / مشکلات کے وقت، علم نافع اور اس پر عمل کی توفیق کی دعا

حصہ سوم معرفت اسلام

(ارکان اسلام و سیرت نبوی ﷺ)

۵۷	معرفت اسلام	
۵۸	رب العالمین ﷻ	
۵۹	سرور کونین ﷺ	
۱	۶۰	ارکان اسلام
۱	۶۰	ایمان

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

مضامین

حصہ وار

مسلسل

۱	۶۰	توحید
۲	۶۱	ملائکہ
۳	۶۲	کتب
۳	۶۲	رسل
۴	۶۳	قیامت
۵	۶۴	تقدیر
۵	۶۴	بعث بعد الموت
۶	۶۵	نماز
۷	۶۶	وضو کا طریقہ
۸	۶۷	غسل کا طریقہ
۸	۶۷	نماز پڑھنے کا طریقہ
۹	۶۸	نماز کی شرائط و ارکان
۱۰	۶۹	نماز کے واجبات
۱۰	۶۹	نماز کے مستحبات
۱۰	۶۹	نماز کے مفسدات
۱۱	۷۰	نماز کو مکروہ بنانے والی چیزیں
۱۱	۷۰	قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیان
۱۲	۷۱	سجدہ سہو کا بیان
۱۳	۷۲	زکوٰۃ
۱۵	۷۴	زکوٰۃ کے مسائل

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

مضامین

حصہ وار

مسلسل

۱۶	۷۵	روزہ
۱۷	۷۶	روزہ کے فوائد
۱۸	۷۷	روزے کے مسائل
۲۰	۷۹	حج
۲۰	۷۹	فرائض حج
۲۰	۷۹	واجبات حج
۲۰	۷۹	ممنوعات احرام
۲۲	۸۱	حج سے متعلق بعض مقامات کے نام
۲۲	۸۱	حج سے متعلق بعض اصطلاحات کے نام
۲۳	۸۲	آپ حج اس طرح کیجیے!
۲۵	۸۴	سیرت طیبہ
۲۶	۸۵	ابتدائی معلومات
۲۶	۸۵	نبی کریم ﷺ کی ولادت مبارکہ
۲۷	۸۶	نسب نامہ شریف
۲۸	۸۷	رضاعت و پرورش
۲۸	۸۷	والدین کا انتقال
۲۹	۸۸	کفالت
۲۹	۸۸	شام کا پہلا سفر
۳۰	۸۹	شام کا دوسرا سفر
۳۰	۸۹	رشتہ ازدواج

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

مضامین

حصہ وار

مسلسل

۳۱	۹۰ آغاز وحی
۳۱	۹۰ تبلیغ اسلام کا آغاز
۳۲	۹۱ طائف کا سفر
۳۲	۹۱ واقعہ معراج
۳۳	۹۲ سفر ہجرت
۳۴	۹۳ غزوات
۳۴	۹۳ معجزات
۳۵	۹۴ ازواج مطہرات
۳۵	۹۴ اولاد کرام
۳۶	۹۵ مرض وفات
۳۷	۹۶ سانحہ وفات
۳۷	۹۶ تکفین و تدفین
۳۸	۹۷ خلفاء راشدین

حصہ چہارم عربی / انگلش

	۹۹ عربی
۱	۱۰۰ الاعداد
۱	۱۰۰ الأيام
۲	۱۰۱ شهور السنة القمرية
۲	۱۰۱ شهور السنة الشمسية
۳	۱۰۲ فصول السنة

فہرست مضامین

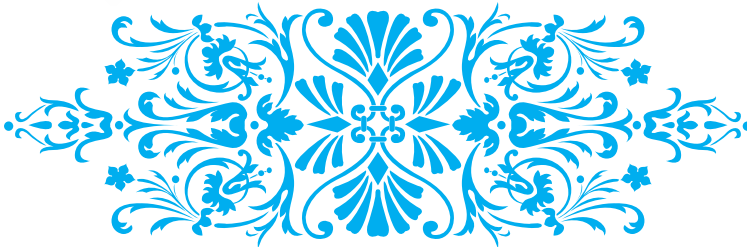
صفحہ نمبر

مضامین

حصہ وار

مسلسل

۳	۱۰۲ أعضاء الجسم
۴	۱۰۳ أسرتی
۵	۱۰۴ الْفَصْل
۶	۱۰۵ الحيوانات
۷	۱۰۶ الفواكه
۷	۱۰۶ المطبخ
۸	۱۰۷ الخضروات
۸	۱۰۷ الضمائر
۹	۱۰۸ عادات حسنة
۹	۱۰۸ ردائل
۱۰	۱۰۹ جمل
۱۳	۱۱۲ الصلوة
۱۳	۱۱۲ يا الهی
	۱۱۳ نصیحت



دعاۓ کلمات

حضرت ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزی شہید نور اللہ مرقدہ

بچوں کی ایسی تعلیم و تربیت جس سے وہ باعمل مسلمان بن جائیں، والدین کے فرائض میں شامل ہے۔ قرآن کریم میں سورہ لقمان میں بیان کردہ ترتیب سے معلوم ہوتا ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت کا منہج اس طور پر ہونا چاہئے: (۱) عقیدہ کی تربیت (۲) اعمال کی تربیت (۳) ادائیگی حقوق کی تربیت (۴) عام معاشرتی اور انسانی آداب کی تربیت۔ ان مراحل تربیت سے گزرنے کے بعد ایک مسلمان بچہ انشاء اللہ ایک باعمل مسلمان ثابت ہوگا۔

ہمارے تعلیمی اداروں میں آج کل بچوں کی تربیت اور ذہن سازی سے عموماً غفلت برتی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمارے چند رفقاء کے ذہن میں یہ خیال پیدا فرمایا کہ بچوں کی تعلیم و تربیت کیلئے کچھ مؤثر انتظام ہونا چاہئے اس سلسلہ میں ان حضرات کی کاوش سے اسکولز و کالجز کی سالانہ تعطیلات میں ان بچوں کیلئے چالیس روزہ دینی و اخلاقی تربیتی کورس کا سلسلہ شروع کیا گیا، چونکہ یہ کام اخلاص سے شروع ہوا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو قبولیت اور برکت نصیب فرمائی اور **صالح مسجد صدر** سے شروع ہونے والا یہ سلسلہ کراچی بلکہ پورے ملک میں مقبول ہو گیا اور ضرورت یہ محسوس ہوئی کہ اس سلسلہ کو منظم اور مرتب کیا جائے اس سلسلہ میں ہمارے جامعہ کے اساتذہ اور فضلاء نے بے حد کوشش فرمائی، یہ حضرات وقتاً فوقتاً اس سلسلہ میں مجھ سے بھی مشورہ فرماتے رہے، ان حضرات کی کوشش رنگ لائی اور **تعلیم و تربیت** کے نام سے ایک مختصر اور جامع کتاب تیار کی گئی جو نہ صرف یہ کہ بچوں کی تربیت میں بنیادی کردار ادا کرے گی بلکہ تعلیم بالغان کیلئے بھی انتہائی مفید ثابت ہوگی کیونکہ دین کی ابتدائی معلومات جو ایک مسلمان کیلئے ضروری ہیں اس کتاب میں موجود ہیں۔

بندہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی اس خدمت کو اپنے دربار عالی میں قبول فرما کر ہدایت اور

دنیا و آخرت کی کامیابیوں کا وسیلہ اور ذریعہ بنائے۔ آمین

۲۱/۲/۲۵

دعاۓ کلمات

حضرت مولانا ڈاکٹر عید الرزاق اسکندر دامت برکاتہم العالیہ
(مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن)

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلى اله
وصحبه اجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين اما بعد:

دین اسلام پوری انسانیت کیلئے رحمت بن کر آیا ہے، اس پر عمل کرنے میں دنیا و آخرت کی کامیابی ہے،
اس کا علم اس قدر سیکھنا جس سے ایک مسلمان کا عقیدہ، اعمال اور اخلاق درست ہو جائیں ہر مسلمان مرد
و عورت پر فرض ہے اور اسے تفصیل سے سیکھنا اور اس کا عالم بننا یہ فرض کفایہ ہے، اگر امت کی ایک جماعت
اس کیلئے اپنے آپ کو فارغ کر لے تو باقی لوگ گناہ سے بچ جائیں گے۔

متحدہ ہندوستان پر مغربی استعمار کے غلبے کے بعد جب مسلمانوں کا نظام تعلیم درہم برہم ہو گیا تو علماء
نے اپنی ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے ایک طرف دینی مدارس اور جامعات قائم کیں تاکہ ان میں
دین کے علماء پیدا ہو کر امت کی رہنمائی کر سکیں اور دوسری طرف جگہ جگہ مکتب قائم کئے تاکہ مسلمان بچوں
اور بچیوں کو قرآن کریم اور دین کی بنیادی باتوں کی تعلیم دی جاسکے۔ نیز درس قرآن، جمعہ کا اصلاحی بیان،
دینی مجالس اور مختلف دینی مناسبات سے تقریروں کے ذریعے بڑوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا گیا۔

چند سال پہلے ہماری جامعہ کے چند فضلاء نے سوچا کہ گرمی کی تعطیلات سے کیوں نہ فائدہ اٹھایا جائے اور
اسکول و کالج میں پڑھنے والے مسلمان نوجوانوں کیلئے ایک مختصر کورس ترتیب دیا جائے، اس میں دین کی بنیادی
اور ضروری باتیں آجائیں نیز یہ کورس مسجدوں میں رکھا گیا تاکہ ان نوجوانوں کو ایک اچھا ماحول بھی میسر ہو۔
یہ سلسلہ اتنا مقبول ہوا کہ نہ صرف کراچی بلکہ پاکستان کے دوسرے شہروں تک پھیل گیا۔ اب یہی فضلاء
اس کورس کو کتابی شکل میں چھاپ رہے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ اس سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ ان
حضرات کی سعی مشکور کو قبول فرمائے اور امت کی نئی نسل کیلئے رشد و ہدایت کا ذریعہ بنائے، آمین۔

عبد الرزاق اسکندر

دعاۓ کلمات

حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری دامت برکاتہم العالیہ

(نائب مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن)

الحمد لله وحده ، والصلوة والسلام على من لا نبی بعده ،
وعلى آله و أصحابه الذين أوفوا عهده ، أما بعد :

اولاد کی تعلیم و تربیت بچوں کا حق اور والدین کی ذمہ داری ہے، اسلام نے تعلیم و تربیت کی خوب تاکید کی ہے، حدیث شریف میں آتا ہے کہ اولاد کے لیے والدین کی طرف سے عمدہ آداب سکھانے سے بڑھ کر کوئی اچھا عطیہ نہیں ہو سکتا۔

اسی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر ہماری جامعہ کے بعض فضلاء نے اسکول و کالج کے طلباء کے لیے جون جولائی کی سالانہ تعطیلات میں چالیس روزہ دینی و اخلاقی تربیتی کورس کا سلسلہ پچھلے چند برسوں سے شروع کر رکھا ہے، اس کورس نے طلباء پر بڑے مثبت اثرات چھوڑے، طلباء میں دینی شوق بیدار کیا اور انہیں اسلامی آداب و اخلاق کا وافر حصہ عطا کیا، جس کی وجہ سے اس کورس کی افادیت و مقبولیت میں دوگنا اضافہ ہوا اور اس میں دلچسپی لینے والوں کا حلقہ خوب وسیع ہوتا گیا۔

اس کورس کے لیے اب تک مجوزہ نصاب کسی مستقل کتابی شکل میں نہ تھا، اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے ہمارے ان فضلاء کرام کو جنہوں نے بڑی محنت، لگن اور اہتمام کے ساتھ اس کورس کے مجوزہ نصاب کو کتابی شکل میں لانے کی سعی جمیل فرمائی، یہ حضرات اپنے اساتذہ کرام سے ہدایات و رہنمائی بھی حاصل کرتے رہے اور کتاب کی ترتیب و اشاعت وغیرہ کے حوالے سے مجھے بھی مشاورت کے شرف سے نوازتے رہے، الحمد للہ یہ مختصر نصاب مختلف مراحل سے گذر کر کتابی شکل میں ہمارے سامنے ہے اور جامعہ کے اساتذہ کرام کی خصوصی دلچسپی، پیہم توجہات اور رہنمائی کے نتیجے میں جامعہ کا علمی و تحقیقی شعبہ مجلس دعوت و تحقیق اسلامی اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہے۔

اس سلسلے میں تعاون فرمانے والے تمام حضرات خصوصاً ہمارے فضلاء کرام اور صالح مسجد جہانگیر پارک صدر کراچی کے منتظمین کے حسن تعاون پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی کوششوں کو بار آور فرمائے اور اس جیسے تعمیری و تربیتی کردار ہائے نمایاں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وصلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ و بارک و سلم

چالیس روزہ دینی و اخلاقی تربیتی کورس

..... اثرات و ثمرات

ہر سال گرمیوں کی آمد پر عصری تعلیم گاہوں اسکول و کالج میں سالانہ تعطیلات کا شدت سے انتظار ہوتا ہے، بچوں کی ضد اور اصرار، بڑوں کے مشورے اور منصوبے نہ جانے کیا کیا ہوتے ہیں، کسی کی سوچ کھیل و تفریح کی ہوگی تو کسی کی فکر سیر و سیاحت کی اور کوئی راحت و آرام کیلئے بے چین رہتا ہوگا، جبکہ بعض بلکہ اکثر والدین ایسے ہوں گے جو اپنے بچوں کے فارغ اوقات کو کسی اچھے مصرف میں لگانے کے لئے فکر مند ہوں گے، کیونکہ بچے گھروں میں پابند تو رہ نہیں سکتے، لازماً باہر نکلیں گے جس کے نتیجے میں ان کا بے دینی اور آوارگی کے ماحول سے متاثر ہونے کا اندیشہ ہے، ورنہ کم از کم گیند بلا ہاتھ میں لے کر دھوپ میں گراؤنڈ آباد رکھنے میں تو ضرور مشغول نظر آئیں گے۔

مشاہدہ یہ ہے کہ ہمارے بچوں اور نوجوانوں کی اکثریت موسم گرما کی چھٹیوں میں فضولیات کی زد میں رہتی ہے، ایسی صورت حال میں بچوں کے والدین کی پریشانیاں اور اندیشے بجا اور بچوں کی حالت قابل رحم ہے۔ گزشتہ چند برسوں سے بعض فکر مند اور خیر اندیش مسلمانوں نے کافی غور و خوض اور مشوروں کے بعد موسم گرما کی تعطیلات میں دینی و اخلاقی تربیتی کورس کی صورت میں ایک منصوبہ و پروگرام پیش کیا جسے الحمد للہ ہمارے دین دار اور فکر مند مسلمان طبقے میں خوب پذیرائی حاصل ہوئی اور اس کی برکت سے ان تمام پریشانیوں کا حل اور علاج بھی میسر آ گیا جو بچوں کے والدین کو اپنی اولاد اور نوجوان نسل کی بے راہ روی کے حوالہ سے لاحق تھیں۔

یہ چالیس روزہ کورس ایک مسجد کے چند احباب کے مشورہ سے مسجد ہی میں شروع ہوا، جس کی ابتدائی کلاس ان ہی نمازی بھائیوں کے چند بچوں پر مشتمل تھی جو صبح دکان پر آتے ہوئے بچوں کو ساتھ لے آتے اور کلاس ٹائم عصر تا عشاء میں بچوں کو مسجد بھیج دیتے، جہاں وہ بچے چند دعائیں، کچھ قرآنی سورتیں اور بعض

اہم دینی باتیں سیکھتے اور آپس میں سننے سنانے کی مشق کرتے رہتے، یہاں تک کہ یہ مختصر دینی نصاب اس قدر مقبول ہوا کہ ان بچوں میں دینی معلومات کا شوق بڑھنے لگا اور اس شوق کے تذکرے اور چرچے عام ہونے لگے، دیکھتے ہی دیکھتے چند بچوں کی یہ ایک کلاس کئی کلاسوں میں تبدیل ہو گئی اور ایک مسجد سے شروع ہونے والا یہ سلسلہ کئی مساجد اور ایک شہر سے دوسرے کئی شہروں تک پھیلنے لگا اور اس کی افادیت و ضرورت کا ادراک و احساس دن بدن بڑھتا گیا۔

الحمد للہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی کے فضلاء اور بعض ائمہ مساجد کے تعاون سے ملک کے مختلف شہروں، بالخصوص کراچی کی کئی مساجد میں اسکول و کالج کے بچوں کی سالانہ چھٹیوں میں چالیس روزہ مفید ترین اور لائق تقلید سلسلہ بڑے اہتمام کے ساتھ پچھلے کئی سالوں سے جاری ہے اور بعض مساجد میں اس سلسلہ کو مزید احسن طریقہ سے آگے بڑھایا گیا ہے۔

چالیس روزہ دینی و اخلاقی تربیتی کورس کے اثرات ان طلباء پر کیا مرتب ہوئے؟ اس کے کیا فوائد و ثمرات سامنے آئے؟ چالیس دن میں بچہ کیا سیکھ سکتا ہے اور اس کے اندر کیا تبدیلی آسکتی ہے؟ ان سوالات کے جواب گزشتہ تجربات و مشاہدات اور آئندہ نیک توقعات کی روشنی میں مختصر اُیوں عرض کیے جاسکتے ہیں:

۱- اس کورس میں بچوں کو ضروری شرعی مسائل اور دیگر دینی معلومات سکھائی جاتی ہیں، جو کہ نہ صرف ہماری اور ہماری اولاد کی شرعی ضرورت ہے بلکہ ہمارے فرائض میں بھی داخل ہے۔

۲- ہماری عصری تعلیم گاہوں بالخصوص غیر مسلم مشنریز کے زہریلے اثرات ہمارے نونہال بچوں کی فکر، اخلاق اور عادات و اطوار پر تقریباً اثر انداز ہو چکے ہوتے ہیں، یہی بچے جب کچھ عرصہ اپنے مذہبی مرکز (مسجد) سے جڑے رہیں گے تو ان کا دینی شعور برقرار و بیدار رہے گا ورنہ خدا نخواستہ وہ غیروں کی تعلیم و تربیت کا اثر لے کر ہمارے درمیان ان کے نمائندہ کا کردار ادا کریں گے اور دین سے پیزاری آہستہ آہستہ ان کا شعار بن جائے گی۔

۳- فرائض و واجبات اور اعمال صالحہ کی عادت اور رجحان نصیب ہوگا، کیونکہ اس کورس میں صحیح تلفظ کیساتھ تلاوت قرآن اور نمازوں کی عملی مشق کا خاص اہتمام کرایا جاتا ہے۔ اس اہتمام کی بدولت والدین اس ذمہ داری سے کسی قدر عہدہ برآ ہو سکتے ہیں جو بچوں کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے ان پر شریعت کی طرف سے عائد ہوتی ہے۔

۴- چالیس روز تک مسجد کے ماحول میں دینی باتوں کا مذاکرہ طبیعت اور مزاج میں فطری طور پر تبدیلی لانے اور دینی ذوق پیدا کرنے کا ذریعہ ہے، چنانچہ ہمارے سامنے ایسی کئی مثالیں ہیں کہ اس کورس میں شریک ہونے والے متعدد طلباء دینی مدارس میں باضابطہ داخلہ لیکن حفظ قرآن اور دینی علوم کے زیور سے آراستہ ہو رہے ہیں۔

۵- تعلیم و تعلم سے تعلق رکھنے والے حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ چند دنوں کا قطل اور وقفہ تعلیمی مزاج پر کس قدر اثر انداز ہوتا ہے اور چھٹیوں کے بعد اس سلسلہ کے نشاط اور لگاؤ کے دوبارہ بحال ہونے میں کتنا وقت لگتا ہے، اگر ہمارے بچوں کی تعطیلات کا بیشتر حصہ اس کورس میں گزرے گا تو ان کا یہ مزاج برقرار رہے گا اور تعطیلات کے بعد تعلیمی ماحول سے وابستہ ہونے میں زیادہ گرائی بھی محسوس نہیں ہوگی۔

۶- اگر کسی بچے کو چالیس دن کے محدود وقت میں اس قدر فوائد اور برکات و ثمرات نصیب ہو جائیں تو زہے نصیب! اور اگر خدا نخواستہ کوئی اس عظیم نعمت کو حاصل نہ بھی کر سکا اور بظاہر محروم رہا، تو اچھی صحت و پاکیزہ ماحول کی نعمتِ عظمیٰ سے ہمکنار رہنے والا تو بہر حال شمار ہوگا، ظاہر ہے کہ اچھی صحت اپنا اثر رکھتی ہے، صالحین کا ہم نشین غیر ارادی طور پر بھی ان کی صحت سے حصہ پائی لیتا ہے۔

۷- خیر کے ان تمام پہلوؤں سے قطع نظر مسجد کا ماحول ان تمام فضولیات، لغویات اور معاصی سے بچاؤ کا ذریعہ ہے جو اس ماحول سے باہر پائی جاتی ہیں، کیونکہ یہی بچہ اگر مسجد کے ماحول سے باہر ہوتا تو نہ معلوم کن کن کاموں میں لگا رہتا، جتنی دیر یہ بچہ مسجد میں رہے گا کم از کم اتنی دیر تو ان برے کاموں سے محفوظ رہے گا جو اس جیسے دوسرے بچے مسجد سے باہر کر رہے ہوں گے۔ بہر حال اسکول و کالج وغیرہ کے طلباء کیلئے سالانہ تعطیلات میں **چالیس روزہ دینی و اخلاقی تربیتی کورس** کا انعقاد نہایت ضروری اور بہت سارے برکات و ثمرات کا حامل ہے، یہ تعلیم و تربیت جس طرح بچوں کا حق ہے اسی طرح بچیوں کا بھی حق ہے چنانچہ حتی الوسع بچوں اور بچیوں ہر دو کی تعلیم و تربیت کا انتظام ہونا چاہئے۔

ان گزارشات کے ذریعہ جہاں اسکول اور کالج کے نو نہال و نوجوان طلبہ کو ترغیب و توجہ دلانا مقصود ہے، وہاں ان کے والدین، مساجد کے ائمہ کرام اور منتظمہ کمیٹی کو دعوتِ فکر دینا بھی مطلوب ہے۔

والدین کو چاہئے کہ وہ اس **چالیس روزہ دینی و اخلاقی تربیتی کورس** میں اپنے بچوں اور بچیوں کو بھیج کر

اس کے فوائد و ثمرات سے فائدہ اٹھائیں، اگر بچوں کی چھٹیوں کے یہ قیمتی لحاظ بھی گنوا دیئے گئے تو پھر سال بھر کوشش کے باوجود بھی ایسے مواقع کا میسر آنا مشکل ہوگا۔

مساجد کے ائمہ کرام کی خدمت میں بھی بصد آداب و تکریم عرض ہے کہ محلہ کے بچے ان کی رعیت میں داخل ہیں، جن کے بارے میں وہ عند اللہ مسئول ہیں، اس لئے ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی رعیت کو تعلیم و تربیت کے مواقع فراہم کرنے اور انہیں اپنا قیمتی وقت دینے میں خوب سخاوت، لگن اور محنت سے کام لیں، اس سلسلے میں قریبی مدارس کے سمجھدار اور ذی استعداد طلباء کرام کی خدمات بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔

چالیس روزہ اس تربیتی کورس میں نصاب کی کوئی قید نہیں، ہر مسجد کے امام صاحب کورس کے شرکاء کی تعلیمی و ذہنی سطح کے مطابق کچھ بھی نصاب مقرر فرما سکتے ہیں کیونکہ مقصد محض دینی شعور اور شوق بیدار کرنا ہے، تاہم اس کورس کے لئے جامعہ کے فضلاء نے بھی جامعہ کے اساتذہ کرام کی نگرانی میں ان کے مشوروں سے ایک نصاب مرتب کیا ہے، اس نصاب میں تقریباً ہر نوع کے چیدہ چیدہ منتخب موضوعات شامل ہیں جو احباب یہی مجوزہ نصاب زیر تد ریس رکھنا چاہیں یا طریقہ تد ریس، طرز تعلیم اور تجربہ کار حضرات کے تجربات سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے دفتر یا عصر تا مغرب **صالح مسجد جہانگیر پارک صدر کراچی** سے رابطہ فرما سکتے ہیں۔

نہر عالم زنگ

استاد جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی



اس پر خدا کی رحمتیں نازل ہوں صبح و شام
سیراب اس کے فیض سے ہوتے ہیں خاص و عام
دھرتی پہ مثل شمس جو روشن ہے اس کا نام
اے مرکز علوم سدا ہو تجھے سلام

اس جامعہ کے نور سے روشن ہے ہر مقام
یہ منبع علوم رسول کریم ہے
یہ حضرت یوسف کے ہیں اخلاص کے آثار
قاصر ہوں تیرے وصف کے لکھنے سے میں رزیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب کا تعارف

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين ، وعلى اله

وصحبه اجمعين ، اما بعد :

گزشتہ چند سالوں سے جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے فضلاء اسکول و کالج کی سالانہ تعطیلات کے موقع پر چالیس روزہ دینی و اخلاقی تربیتی کورس کا اہتمام کرتے آرہے ہیں، اس کورس میں جامعہ کے اساتذہ کی نگرانی اور رہنمائی مستقل طور پر رہی، ابتدائی مراحل میں مجوزہ تدریسی نصاب کسی خاص ترتیب کا حامل نہ تھا، منتخب قرآنی آیات و احادیث مبارکہ کا ترجمہ و تشریح اور چند معلوماتی مضامین وغیرہ شامل نصاب ہوا کرتے تھے جو ہر سال کاپی کروا کر طلبہ میں تقسیم کیے جاتے رہے۔

الحمد للہ! اب چونکہ یہ کورس کافی وسعت اختیار کر چکا ہے تو مجوزہ نصاب کو کتابی شکل میں لانے کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ انہی فضلاء کرام نے اپنے اساتذہ کرام کی نگرانی اور رہنمائی میں زیر تدریس نصاب کو قدرے کمی بیشی کے ساتھ ترتیب نو کے مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں پیش کیا، تعلیم و تربیت (Senior) کی نصابی کتاب کی طرح یہ کتاب بھی چار حصوں پر مشتمل ہے۔

حصہ اول چالیس آیات سے منتخب قرآنی احکام و آداب

اس حصہ میں قرآن کریم کی منتخب آیات کے جملے اس رعایت کے تحت ذکر کیے گئے ہیں کہ ان جملوں کا تعلق شرعی احکام یا اسلامی آداب سے ہو مثلاً **وتعاونوا علی البر والتقویٰ** اس جملے کا مختصر مفہوم اور مطلب چند سطروں میں ذکر کیا گیا ہے اگر طلبہ زبانی یاد کرنا چاہیں تو آسانی سے یاد بھی کر سکتے ہیں۔

حصہ دوم چالیس احادیث - چالیس دعائیں

اس عنوان کے تحت بیس صفحات میں چالیس احادیث اس طرح ذکر کی گئی ہیں کہ ہر صفحہ میں دو دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک حدیث کا ترجمہ و تشریح کتاب میں درج ہے جبکہ دوسری حدیث کا صرف ترجمہ دیا

گیا ہے، تشریح استاد زبانی بیان کریں گے اور اسے ”ہوم ورک“ کے طور پر طلبہ کو کاپیوں میں لکھنے کے لیے دیں گے، اس کے ساتھ ساتھ ہر صفحہ پر دو دو دعائیں بھی دی گئی ہیں جو زبانی یاد کرائی جائیں گی اور کاپیوں میں خوشخط لکھوائی جائیں گی۔

حصہ سوم معرفت اسلام (ارکان اسلام - سیرت نبوی ﷺ)

اس حصہ میں ارکان اسلام (ایمان، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج) کا مختصر تعارف اور چیدہ چیدہ مسائل ذکر کیے گئے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر عنوان سوال و جواب کی صورت میں سیرت طیبہ کا مفید معلوماتی سلسلہ بھی دیا گیا ہے۔

حصہ چہارم عربی رانگش

کتاب کے اس حصہ میں عربی زبان کے اعداد، ضما، دنوں اور مہینوں کے عربی ناموں کے علاوہ مختلف موضوعات سے متعلق مفرد الفاظ اور جملے انگریزی ترجمہ کے ساتھ مذکور ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سعی کو مقبول اور بار آور فرمائے اور اسے جملہ معاونین کے لیے نجات کا ذریعہ اور طلبہ کے لیے رشد و ہدایت کا سامان بنائے، آمین۔ آخر میں ہم اپنے مخلص قارئین سے یہ درخواست کریں گے کہ اگر انہیں اس کتاب میں کوئی قابل اصلاح بات نظر آئے تو وہ ہمیں ضرور آگاہ فرمائیں، ہم ان کی مخلصانہ علمی آراء، مفید تجاویز اور اصلاحات کو بنظر تحسین دیکھیں گے اور شکریہ کے ساتھ قبول کریں گے۔

والسلام

امین یارب العالمین وصلى الله على النبي الخاتم الامين وعلى اله وصحبه اجمعين۔

رفیق احمد بالا کوٹی

استاذ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اقْرَأُوا وَلَهُمْ مَكْرَمٌ مِّمَّا كَسَبُوا

اے ایمان والو، اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ



حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے

أَدِّبُوهُمْ وَعَلِّمُوهُمْ

انہیں (اولاد کو) علم و ادب سکھاؤ



نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنِ

ترجمہ: والد کی جانب سے اولاد کے لئے اچھے اخلاق کی

تعلیم سے بہتر کوئی تحفہ نہیں



اَلْقُرْآنُ كِتَابُ اللّٰهِ

**QURAAN IS THE
BOOK OF ALLAH**

حصہ اوّل

۴۰ آیات سے منتخب
قرآنی احکام و آداب



قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں میں سے وہ آخری کتاب ہے جو اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر تیس سال کے عرصے میں تدریجاً نازل ہوئی، یہ مقدس کتاب تمام انسانوں کیلئے ہدایت کا پیغام ہے۔

قرآن کریم اور اس سے پہلے نازل شدہ سب کتابوں اور صحیفوں میں بنیادی تعلیمات مثلاً توحید، رد شرک، اخلاق و آداب اور اہم عبادات سے متعلق احکام مشترک رہے مگر سابقہ ساری کتابیں اور صحیفے اور ان کے احکام ایک محدود عرصہ اور خاص قوم کیلئے ہوا کرتے تھے، پوری دنیا کے انسانوں کیلئے نہ تھے یعنی ان کا عرصہ تعلیم اور دائرہ عمل محدود تھا، مگر قرآن کریم ایک ایسی جامع کتاب ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کرتی ہے اور اس کی ہدایت کسی خاص وقت اور قوم کیلئے نہیں بلکہ قیامت تک کے تمام انسانوں کیلئے ہے جس میں سابقہ تمام کتابوں کی خصوصیات اور علوم پائے جاتے ہیں، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ساری قوموں کو اس آخری مقدس کتاب پر ایمان لانے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کا لازمی طور پر حکم دیا ہے۔

قرآن کریم کے علوم اور تفصیلی احکام کا مکمل احاطہ تو کسی انسان کے بس میں نہیں، البتہ قرآنی علوم اور احکام سے حسب ضرورت ربط و تعلق اور مناسبت پیدا کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے، ہر شخص پر لازم ہے کہ اس کے عقائد، اعمال، اخلاق، عادات و اطوار اور معاملات قرآنی ہدایات کے مطابق ہوں اور اس کے احکام کو بجالائے۔

کسی حد تک اسی مقصد کے حصول کی خاطر کتاب کے اس حصہ میں چالیس قرآنی آیات میں سے منتخب احکام و آداب کو بچوں کیلئے نہایت سہل انداز میں بیان کیا گیا ہے تاکہ ان میں بچپن ہی سے قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کا شوق اور جذبہ پیدا ہو۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ١ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ ٢ مُلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ٣
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ٤
اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ٥ صِرَاطَ
الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ٦ غَيْرِ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ٧

﴿۱﴾

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرة: ۸۳)



ترجمہ: اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔

تشریح: گفتگو کے اسلامی آداب میں سے ہے کہ جب آپس میں باتیں کی جائیں تو اچھا انداز اختیار کیا جائے، لہجہ نرم ہو، بات میں سختی نہ ہو، جس سے بات کی جائے اس کے مقام و مرتبہ کا لحاظ کیا جائے، بڑوں سے ادب کے ساتھ اور چھوٹوں سے محبت و شفقت کے ساتھ بات کی جائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: مسلمان نہ طعنہ دیتا ہے، نہ لعنت بھیجتا ہے اور نہ بدزبانی کرتا ہے اور فرمایا کہ: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔

﴿۲﴾

وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ (البقرة: ۲۲۴)



ترجمہ: اور اللہ کے نام کو اپنی قسموں کیلئے نشانہ مت بناؤ۔

تشریح: اللہ کے نام کی قسم کھانے والا درحقیقت اللہ تعالیٰ کو اپنے معاملہ کا گواہ بناتا ہے، اس لئے قسم کے معاملے میں احتیاط کرنی چاہئے، خصوصاً اللہ کے نام کی قسم سے جتنا ہو سکے بچنا چاہئے کیونکہ اللہ کے نام کی قسم کھا کر اسے پورا نہ کرنا اللہ کے نام کی بے حرمتی ہے، عام طور پر ہر چھوٹی بڑی بات پر بلا سوچے سمجھے قسم اٹھانے والے جھوٹی قسم سے بھی نہیں چوکتے حالانکہ جھوٹی قسم کھانے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ کبیرہ کہا ہے۔

جس طرح جھوٹی قسم کھانا گناہ ہے اسی طرح کسی جائز بات پر قسم کھا کر اس کو پورا نہ کرنا اور قسم کو توڑنا بھی گناہ ہے، البتہ ناجائز بات پر قسم کھالی تو اسے توڑ کر کفارہ ادا کیا جائے، قیامت کے دن جہاں انسان سے اس کی زندگی کے ہر ہر لمحہ کے بارے میں باز پرس ہوگی وہاں جھوٹی قسموں کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا اور سزا بھی بھگتنی پڑے گی۔

﴿۳﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى

(البقرة: ۲۶۴)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور ستا کر برباد نہ کرو۔

تشریح: کسی محتاج اور ضرورت مند پر خرچ کرنا اور اس کے ساتھ بغیر کسی دنیوی غرض ولا لچ کے احسان کرنا بہت بڑی نیکی اور اللہ کی رضا مندی کا ذریعہ ہے لیکن کسی کے ساتھ نیکی کر کے اس پر احسان جتلا نا، اسے تکلیف دینا اور پریشان کرنا کسی طرح بھی صحیح نہیں کیونکہ یہ قبیح حرکت نہ صرف یہ کہ نیکی اور احسان کا ثواب برباد کر دیتی ہے بلکہ اللہ کی ناراضگی کا بھی سبب بنتی ہے۔

﴿۴﴾

يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُزِيلُ الصَّدَقَاتِ

(البقرة: ۲۷۶)

ترجمہ: اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

تشریح: سود کے مال میں برکت نہیں ہوتی بلکہ بعض دفعہ اس کی نحوست سے اصل مال بھی ضائع ہو جاتا ہے، حدیث میں آتا ہے کہ: سود کا مال کتنا ہی بڑھ جائے اس کا انجام افلاس ہے جبکہ صدقات و خیرات سے مال میں زیادتی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرماتا ہے اور آخرت میں بھی اس کا ثواب بڑھا چڑھا کر دیا جائے گا۔

﴿۵﴾

وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

(ال عمران: ۱۰۳)

ترجمہ: اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور پھوٹ نہ ڈالو۔

تشریح: اللہ کی رسی سے مراد قرآن مجید ہے اور اسے مضبوطی سے پکڑنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے حکموں پر ثابت قدمی کے ساتھ عمل کیا جائے، اللہ تعالیٰ کی یہ مضبوط رسی ٹوٹ تو نہیں سکتی البتہ غفلت اور ناشکری کی وجہ سے چھوٹ ضرور سکتی ہے، اگر سارے مسلمان اس کو پوری قوت سے تھامے رکھیں اور آپس کے اختلافات ختم کر دیں تو کوئی بھی قوت انشاء اللہ ان کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔

﴿۶﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا (ال عمران: ۱۳۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! سود مت کھاؤ۔

تشریح: مال و دولت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور جائز طریقہ سے اس کے حصول کی کوشش کرنا اور دوسروں پر یوجہ نہ بنانا ہم اسلامی تعلیمات میں سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اقوال مبارکہ میں اس شخص کی تعریف فرمائی ہے جو رزق حلال کے حصول کیلئے کوشش کرے البتہ اس میں اللہ کی مقرر کردہ حدود اور احکام کی خلاف ورزی جائز نہیں لہذا مال کمانے کا ہر وہ طریقہ جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے قطعاً حرام ہوگا، جیسے سود خوری، یہ عظیم گناہ اور اللہ کے غضب کا باعث ہے، رسول اللہ ﷺ نے سود لینے والے، سود دینے والے، سودی معاملہ میں گواہ بننے والے اور سود کی دستاویز لکھنے والے سب پر لعنت فرمائی ہے۔

﴿۷﴾

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدة: ۲)

(المائدة: ۲)

ترجمہ: اور نیکی و تقویٰ (کے کاموں) میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہ کرو۔

تشریح: انفرادی اور اجتماعی زندگی میں کس کا ساتھ دیا جائے اور کس کا نہیں، اس آیت میں اس کے اصول بتلائے گئے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں لوگوں نے صرف قوم اور خاندان کی نسبت کو تعاون اور مدد کا معیار قرار دیا تھا، ہر شخص صرف اُسی موقف کی تائید کو ضروری سمجھتا تھا جو اس کی قوم اور اس کی جماعت کا ہوتا، خواہ وہ ظلم پر مبنی ہو تا یا عدل پر، اسلام نے اس کے برعکس اس انداز میں تعلیم دی کہ حمایت و معاونت کرنے اور نہ کرنے کا معیار حق و باطل کو قرار دیا اور حکم دیا کہ تم ایک دوسرے کی حمایت و تعاون صرف ان کاموں میں کرو جو نیکی اور تقویٰ کے ہوں، گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کی حمایت ہرگز نہ کرو۔

﴿۸﴾

﴿الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ

نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (المائدة: ۳)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین کے پسند کیا۔

تشریح: حضور اکرم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر جمعہ کے دن یوم عرفہ (ذی الحجہ کی نویں تاریخ) کو عرفات کے میدان میں جیل رحمت کے قریب موجود تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی، یہ مسلمانوں کا سب سے پہلا عظیم الشان اجتماع تھا جس میں سوا لاکھ کے قریب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شریک تھے، اس آیت کے نزول کے تقریباً تین ماہ بعد حضور ﷺ وصال فرما گئے، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو مکمل اور عالمگیر مذہب قرار دیا جس میں انسانی زندگی کی فلاح و بہبود کیلئے ایسے بنیادی اصول بتائے گئے ہیں جو قیامت تک رہنمائی کیلئے کافی ہوں اور نئے مسائل کو بھی انہی کی روشنی میں حل کیا جاسکے، یہی وہ تکمیل دین اور اتمام نعمت ہے جس کا ذکر اس آیت میں کیا گیا۔

﴿۹﴾

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا لَهُمْ

مَغْفِرَةٌ وَاجْرٌ عَظِيمٌ﴾ (المائدة: ۹)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے اللہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کیلئے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔

تشریح: ایمان اور عمل کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے، اگر ایک کو درخت تصور کیا جائے تو دوسرا اس کا پھل ہے، اگر ایک کو پھول کہیں تو دوسرا اس کی خوشبو ہے، اگر ایک جسم کی مانند ہے تو دوسرا اس کیلئے روح کی حیثیت رکھتا ہے، قرآن میں اکثر ایمان اور اعمال صالحہ کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے اور مغفرت اور اجر و ثواب کے وعدوں کو دونوں کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے، عمل ایمان کے بغیر بے فائدہ اور ایمان عمل کے بغیر فسق و فجور ہے اور یہ دونوں ہی حالتیں اللہ کے ہاں ناپسندیدہ ہیں۔

(۱۰)

وَأَنْ حَكَمْتَ فَأَحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ○ (المائدة: ۴۲)

ترجمہ: اور اگر آپ فیصلہ کریں تو ان کے درمیان عدل کے مطابق فیصلہ کریں، بیشک اللہ عدل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

تشریح: اسلام نے عدل و انصاف کا حکم دیا ہے، آپ ﷺ کی بعثت سے قبل دنیا عدل و انصاف کے تصور سے بھی خالی ہو چکی تھی، طاقتور ظلم کو اپنا حق اور کمزور مظلومیت کو اپنا مقدر سمجھتا تھا، یہ اسلام کی خصوصیت ہے کہ اس نے معاشرہ کو انصاف فراہم کیا اور زندگی کے ہر شعبہ میں انصاف کا حکم دیا، بالخصوص حکمرانوں کو تاکید کی کہ وہ ہر حال میں عدل کو ملحوظ رکھیں، کسی سے دوستی، قرابت یا بغض و عداوت کو فیصلہ کی بنیاد نہ بنائیں اور اس بات کا یقین رکھیں کہ اللہ ظلم و زیادتی کرنے والوں سے نفرت اور عدل و انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(۱۱)

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوُا اللَّهَ

(المائدہ: ۴۴)

ترجمہ: پس لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔

تشریح: انسان اسی سے ڈرتا ہے جس سے کسی نقصان کے پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی طاقت اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی پھر وہ اللہ کے سوا کسی سے کیسے خوفزدہ ہو سکتا ہے، اس آیت میں مسلمانوں کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ صرف اللہ سے ڈریں، یعنی اس کی نافرمانی نہ کریں اور اسکے احکام بجالانے میں کسی کی پروا نہ کریں، لوگوں کے دل اللہ کے قبضہ قدرت میں ہیں جو شخص اللہ کو راضی کرنے میں دوسروں کی ناراضگی کی پروا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں بھی اس کی محبت پیدا فرما دیتے ہیں۔

﴿۱۲﴾

وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ط (الانعام: ۱۲۰)



ترجمہ: اور تم ظاہری گناہ کو چھوڑ دو اور باطنی گناہ کو بھی۔

تشریح: گناہوں میں سے بعض کا تعلق انسان کے ظاہری اعضاء کے ساتھ ہے جن کو ظاہری گناہ سے تعبیر کیا گیا ہے، جبکہ بعض گناہوں کا تعلق انسان کے دل کے ساتھ ہے، مثلاً: حسد، کینہ، بغض، بدگمانی اور فخر و تکبر وغیرہ، ان گناہوں کو باطنی گناہ سے تعبیر کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں قسم کے گناہوں سے روکا ہے، لہذا انسان پر لازم ہے کہ اپنے ظاہر کی اصلاح کے ساتھ ساتھ باطن کی بھی اصلاح کرے۔

﴿۱۳﴾

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

(الاعراف: ۳۳)

ترجمہ: آپ فرمادیجئے کہ میرے رب نے حرام کیا ہے بے حیائی کی تمام باتوں کو

جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے ہر ظاہری و باطنی برائی کو ناجائز قرار دیا ہے اور مسلمانوں کو اس سے بچنے کی خوب تاکید فرمائی ہے یہاں تک کہ برائی اور بے حیائی کا تذکرہ کرنے اور مسلمانوں میں اس کے پھیلانے اور عام کرنے کو بھی دردناک عذاب کا سبب ٹھہرایا ہے، اس لئے کہ یہ انسان کو اللہ سے دور کر دیتی ہے، اس کے دل کو اندھیروں میں دھکیل دیتی ہے اور اسے اللہ کی رحمت سے محروم اور لعنت کا مستحق بنا دیتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی

غیرت مند نہیں اسی لیے اس نے چھپی اور کھلی بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے۔

﴿۱۴﴾

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا



لَعَلَّكُمْ تَرْحَمُونَ (الاعراف: ۲۰۴)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگائے رکھو اور
چپ رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

تشریح: اس آیت میں تلاوت قرآن سے متعلق دو حکم مذکور ہیں: (۱) قرآن کو غور سے سنو (۲) قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہو غور سے سننے اور خاموش رہنے سے دو فائدے حاصل ہونگے، قرآن کو سمجھنے کا موقع ملے گا جس سے اس پر عمل کرنا آسان ہوگا اور اگر سمجھ نہ بھی آئے تو کم از کم سننے کا ثواب تو حاصل ہو ہی جائے گا اور اللہ کے کلام کی تعظیم کی برکت سے اس کی رحمت بھی حاصل ہو جائے گی۔

﴿۱۵﴾

وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَ



تَذْهَبَ رِجَالُكُمْ (الانفال: ۴۶)

ترجمہ: اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو اور آپس میں جھگڑا مت کرو ورنہ
کم ہمت ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی (کمزور ہو جاؤ گے)۔

تشریح: اس آیت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے حکم کے ساتھ ساتھ آپس میں متحدر رہنے اور باہمی نزاع سے رکنے کا بھی حکم دیا گیا ہے نیز باہمی نزاع کے دو بڑے نقصانات بھی بیان کئے گئے ہیں، ایک یہ کہ آپس کے اختلاف سے تمہاری قوت منتشر ہو جائے گی جس کا لازمی نتیجہ پست ہمتی ہے، دوسرا یہ کہ تمہارا وہ رعب جاتا رہے گا جو تمہارے دشمنوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہے، ذرے جب بکھر جاتے ہیں تو انہیں ہوا کا ذرا سا جھونکا بھی اڑا دیتا ہے، اسی طرح اگر تم اندرونی کشمکش اور داخلی اختلافات میں مبتلا ہو گئے تو دشمنوں کیلئے لقمہ تر بن جاؤ گے اور اگر وحدت و یکجہتی کی لڑی میں منسلک رہے تو انشاء اللہ تم غالب رہو گے۔

﴿۱۶﴾

﴿الرعد: ۲۸﴾ لَا يَذْكُرُ اللَّهُ تَطْبِئِ الْقُلُوبُ

ترجمہ: خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر سے دل مطمئن ہو جاتے ہیں۔

تشریح: دولت، حکومت، منصب اور دنیا کی زیب و زینت، کوئی چیز بھی انسان کو حقیقی سکون اور اطمینان سے ہمکنار نہیں کر سکتی، یہ سکون و اطمینان صرف اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی حاصل ہوتا ہے، اللہ کا ذکر ہی دلوں کی وحشت کو ختم کرتا ہے، دل میں ایک خاص قسم کی سختی ہوتی ہے جو صرف اللہ کے ذکر سے دور ہوتی ہے۔ جو شخص راحت میں اللہ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ مصیبت کے وقت اس کو یاد رکھتا ہے، ذکر بدن اور دل کو قوت بخشتا ہے، رزق کو بڑھاتا ہے اور دلوں کے زنگ کو اتارتا ہے۔

﴿۱۷﴾

﴿الحجر: ۸۸﴾ وَ اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ: اور اپنے بازوؤں کو مومنوں کے لئے جھکائیے۔

تشریح: اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو مومنین کے ساتھ نہایت تواضع اور نرمی کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیا ہے اور آپ ﷺ کی امت کو بھی اسی کا پابند بنایا ہے۔ تواضع تکبر کی ضد ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کسی کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھے اور سب کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کے لئے تواضع اختیار کرے اللہ اس کو بلند کر دے گا اور جو تکبر کرے گا اللہ اس کو پست کر دے گا۔ حدیث قدسی کا مفہوم ہے کہ عظمت اور بڑائی صرف مجھے ہی زیبا ہے جو اس میں مجھ سے جھگڑے گا میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔

﴿۱۸﴾

﴿۱۸﴾ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا (الاسراء: ۳۴)

ترجمہ: اور عہد کو پورا کرو بے شک (قیامت میں) عہد کی پوچھ ہوگی۔

تشریح: وعدہ کا پورا کرنا بہت ضروری ہے خواہ وہ اللہ سے کیا ہوا وعدہ ہو یا اللہ کی مخلوق سے اس میں مسلم و کافر کی تخصیص بھی نہیں ہے کیونکہ قیامت کے دن انسان سے اس کی وعدہ خلافی کے بارے میں بھی پوچھ ہوگی البتہ دین کے خلاف کئے ہوئے کسی بھی وعدہ کی پاسداری ضروری نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے وعدہ کی پاسداری کی تلقین فرمائی ہے اور اس کی خلاف ورزی کرنے کو منافقت کی علامات میں سے قرار دیا ہے، آپ ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے: منافق کی تین نشانیاں ہیں جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔

﴿۱۹﴾

﴿۱۹﴾ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطِ أَيْ الْمُسْتَقِيمِ (الاسراء: ۳۵)

ترجمہ: اور جب ناپ کرنے لگو تو پورا بھر دو اور سیدھے ترازو سے تولو۔

تشریح: ناپ تول میں کمی کرنا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ یہ وہ گناہ ہے جس کے سبب گزشتہ قیامت میں ہلاک ہوئیں، یہ درحقیقت دوسرے کے حق پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہے، قرآن پاک میں اس سے بچنے کی خوب تاکید آئی ہے، ناپ تول میں کمی کرنے سے آخرت کی خرابی کے ساتھ ساتھ دنیا کا بھی نقصان ہوتا ہے، کاروبار سے خیر و برکت اٹھ جاتی ہے، بازار میں ساکھ بھی متاثر ہو جاتی ہے بالآخر بظاہر نظر آنے والا یہ تھوڑا سا نفع بڑے نقصان کا سبب بن جاتا ہے۔

﴿۲۰﴾

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَايٍ ءِإِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ۝

(الکھف: ۲۳، ۲۴)

ترجمہ: اور کسی کام میں ہرگز یہ نہ کہنا کہ میں کل یہ کام کروں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے۔

تشریح: ہمارا ایمان ہے کہ دنیا کا سارا نظام اللہ تعالیٰ کے حکم ہی سے چلتا ہے اس کی اجازت کے بغیر درخت کا ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا، سارے اختیارات اسی کے ہیں، تمام تصرفات وہی کرتا ہے مخلوق میں سے کوئی بھی اس کی مرضی اور اجازت کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا، لہذا ہمیں ہر کام شروع کرنے سے پہلے اللہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور ہر کام کا ارادہ کرتے وقت انشاء اللہ کہنا چاہیئے، اس پر اجر بھی ملے گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اور توفیق بھی نصیب ہوگی، اللہ کی قدرت کا اقرار اور اپنی عاجزی کا اعتراف مستقل ایک نیک عمل ہے۔

﴿۲۱﴾

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا ۝

(مریم: ۹۶)

ترجمہ: بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے

مخلوق کے دل میں محبت پیدا کر دیگا۔

تشریح: ایمان اور اعمال صالحہ اختیار کرنے والے سے اللہ خصوصی محبت فرماتا ہے اور مخلوقات کے دلوں میں بھی اللہ تعالیٰ اس کی محبت پیدا فرمادیتا ہے حتیٰ کہ حیوانات اور موزی جانور بھی اس سے مانوس ہو جاتے ہیں، فرشتے دنیوی امور میں اس کا ہاتھ بٹاتے ہیں، غرض اللہ کی ہر مخلوق اس کے کام آتی ہے۔

﴿۲۲﴾

﴿ وَلَا تَمْدَنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ ﴾ (طہ: ۱۳۱)

ترجمہ: اور آنکھیں اٹھا کر بھی نہ دیکھئے اس سامان کی طرف جو ہم نے ان میں سے طرح طرح کے لوگوں کو دیا ہے۔

تشریح: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عطا کردہ نعمتوں پر قناعت کرنے اور مزید حرص نہ کرنے کا حکم دیا ہے، حرص کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اللہ کے دیئے ہوئے مال و دولت اور اس کی عطا کی ہوئی نعمتوں پر مطمئن نہ ہو اور زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی تمنا میں لگا رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **دولت مندی** مال و اسباب کی کثرت کا نام نہیں بلکہ اصل دولت دل کی بے نیازی ہے۔ تھوڑے پر قناعت کرنے سے دل کو سکون و راحت نصیب ہوتی ہے جبکہ زیادہ کی طلب انسان کو بے چین رکھتی ہے۔

﴿۲۳﴾

﴿ فَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴾ (الانبیاء: ۷)

ترجمہ: اگر تم نہیں جانتے تو جاننے والوں سے پوچھو۔

تشریح: انسان چاہے جتنی بھی معلومات رکھتا ہو وہ یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کو سب چیزوں کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہیں، تمام چیزوں کی حقیقت کا مکمل علم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاصل ہے جس نے لوگوں میں ان کی استعداد کے مطابق علم کو تقسیم فرمایا ہے بعض کو زیادہ دیا ہے اور بعض کو کم۔ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ میرے اور تمہارے علم کی حیثیت اللہ کے وسیع علم کے مقابلے میں ایسی ہی ہے جیسے سمندر کے مقابلے میں ایک قطرے کی، اس لئے جو بات معلوم نہ ہو اس کو اہل علم سے معلوم کرنا چاہئے اور تکبر کی وجہ سے اس کے معلوم کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔

﴿۲۴﴾

وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۝ (الحج: ۳۰)



ترجمہ: جھوٹی بات کہنے سے بچو۔

تشریح: بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ جھوٹ یولنا ہے، جھوٹ بولنے والا آدمی بہت سارے گناہوں پر جری ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ میں اور آپ ﷺ نے فرمایا: جھوٹ بولتے بولتے آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ جھوٹ خواہ خوش مزاجی اور مذاق ہی میں کیوں نہ بولا جائے تب بھی وہ جھوٹ ہی کہلاتا ہے بلکہ آپ ﷺ نے مذاق میں بولے جانے والے جھوٹ کو بھی جہنم میں جانے کا سبب بتایا ہے۔

﴿۲۵﴾

وَ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ (النور: ۳۱)

ترجمہ: اور مسلمانوں تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

تشریح: انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ کوئی بھی انسان گناہوں سے معصوم نہیں ہر ایک سے گناہ سرزد ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے وہ عذاب کا مستحق بن جاتا ہے اس آیت میں گناہوں کی معافی کا ایک آسان اور نفع بخش نسخہ بیان کیا گیا ہے وہ یہ کہ اللہ کے حضور دل سے ندامت اور آئندہ نہ کرنے کے عزم کے ساتھ توبہ کرے، اللہ اس کے سارے گناہوں کو معاف فرما دے گا، ایمان والے کی شان یہ ہے کہ وہ گناہ کو ایسا سمجھتا ہے جیسے اس پر پہاڑ گر گیا ہو، اس وقت تک اس کو چین نہیں آتا جب تک توبہ کر کے اس کی معافی نہ کرا لے، جبکہ منافق گناہ کو اتنا ہلکا سمجھتا ہے جیسے مکھی کا اڑانا، گویا اس نے کچھ ایسا کیا ہی نہیں جس پر اس کا مواخذہ کیا جائے یا جواب طلبی ہو۔

﴿۲۶﴾

﴿ اَفْئِنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ ۝ ﴾ (السجدة: ۱۸)

ترجمہ: بھلا وہ شخص جو ایمان والا ہو کیا وہ فاسق کے برابر ہو سکتا ہے، وہ آپس میں ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔

تشریح: جس طرح مینا اور نابینا، دھوپ اور چھاؤں، زندہ اور مردہ برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح اللہ کے فرمانیر دار اور نافرمان بھی برابر نہیں ہو سکتے، فرمانیر دار بندہ اللہ کا محبوب و مقرب ہوتا ہے جبکہ نافرمان اللہ سے دور اور مردود ہوتا ہے۔ ان دونوں کو انجام کے اعتبار سے ایک جیسا سمجھنا نری حماقت اور کھلی جہالت ہے۔

﴿۲۷﴾

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ ﴾ (الاحزاب: ۷۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور صاف سیدھی بات کرو۔

تشریح: اس آیت میں دو بنیادی نیکوں کا حکم دیا گیا ہے۔ (۱) تقویٰ جو عربی زبان میں بچنے اور احتیاط کرنے کے معنی میں آتا ہے مگر قرآنی اصطلاح میں یہ دل کی اس کیفیت کا نام ہے جس کی بنا پر برائی سے نفرت اور نیکی کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ (۲) راست گوئی یعنی جھوٹی بات سے بچنے اور صاف ستھری بات کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور اسے اعمال کی اصلاح کا ذریعہ بتلایا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: جب این آدم صبح کرتا ہے تو جسم کے تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے حق میں خدا سے ڈر، ہم تیرے رحم و کرم پر ہیں، تو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

﴿۲۸﴾

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۖ (السبا: ۳۹)



ترجمہ: اور جو چیز تم خرچ کرو گے تو اللہ اس کا عوض دے گا۔

تشریح: قرآن وحدیث میں جگہ جگہ خیر و بھلائی کے کاموں میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ خرچ کرنے سے رزق میں کمی نہیں ہوتی، جو رزق مقرر ہے وہ پہنچ کر ہی رہے گا، خرچ کرنے سے دنیا میں بھی رزق و مال میں برکت ہوتی ہے خواہ وہ مال کی صورت میں ہو یا قناعت واستغناء کی شکل میں اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ عطا فرمائے گا۔ حدیث میں ہے کہ: جب صبح ہوتی ہے تو آسمان سے دو فرشتے آ کر یہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ عطا فرما اور بخل کرنے والے کا مال ضائع فرما۔

﴿۲۹﴾

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا ۖ (فاطر: ۱۰)



ترجمہ: جو شخص عزت حاصل کرنا چاہے تو تمام عزت اللہ ہی کیلئے ہے۔

تشریح: بہت سے مسلمان اپنے مسلمانوں کو چھوڑ کر کفار سے دوستی کرتے ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے ان کی عزت بنی رہے گی، ایسے لوگوں کو بتلایا کہ! جو شخص دنیا و آخرت کی عزت چاہتا ہے اسے چاہئے کہ عزت اللہ ہی سے طلب کرے اس لئے کہ عزت کا مالک وہی ہے، اسی کی فرمانبرداری اور اطاعت سے حقیقی عزت میسر آتی ہے، تمام عزتوں کا مالک وہی اکیلا ہے، جس کسی کو عزت ملی ہے یا ملے گی اسی کے خزانے سے ملی ہے یا ملے گی۔

﴿ ۳۰ ﴾

فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ﴿۲﴾ (الزمر: ۲)



ترجمہ: پس تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، بندگی کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے۔

تشریح: اس آیت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ ہر کام خالص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے کیا جائے اور اللہ کی اطاعت میں کسی کو بھی شریک نہ کیا جائے خواہ وہ مٹی یا پتھر کی کوئی مورتی ہو یا زمین و آسمان کی کوئی مخلوق یا اپنی کوئی خواہش (شہرت وغیرہ) اسی کا نام اخلاص ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی عمل قابل قبول ہوتا ہے جو اخلاص کے ساتھ کیا جائے، قیامت کے دن جب اعمال تو لے جائیں گے تو اخلاص کی کمی بیشی کی وجہ سے ہی اعمال کے وزن میں کمی زیادتی ہوگی اور جن کاموں میں اخلاص نہ ہو ان کا اللہ کے ہاں کوئی بدلہ نہیں ملے گا بلکہ دکھلاوا کرنے والے لوگوں سے کہا جائے گا کہ اپنا ثواب انہی سے لے لو جن کو دکھانے کیلئے یہ کام کئے تھے۔

﴿ ۳۱ ﴾

وَأَهْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ ۖ (الشوری: ۳۸)



ترجمہ: اور (ایمان والے) آپس کے کام مشورے سے کرتے ہیں۔

تشریح: جن امور کا اچھا یا برا ہونا یقینی ہو ان میں تو مشورہ کی ضرورت نہیں ان کے علاوہ باقی امور میں خواہ دینی ہوں یا دنیوی آپس میں مشورہ کرنا اللہ کو پسند ہے۔ آپ ﷺ اللہ کے حکم کے مطابق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ مشورہ ایسے شخص سے ہونا چاہئے جو نیک ہونے کے ساتھ ساتھ سمجھدار بھی ہو ورنہ بددیانتی یا بے وقوفی سے کام خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ جس سے مشورہ لیا جائے اس کو بھی چاہئے کہ وہ صحیح مشورہ دے ورنہ وہ خیانت کا مرتکب شمار ہوگا۔

﴿۳۲﴾

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلَحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ﴾

﴿لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ ○ (الحجرات: ۱۰)

ترجمہ: مسلمان تو سب بھائی ہیں سوا اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرادیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو تا کہ تم پر رحم ہو۔

تشریح: ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان سے دینی رشتہ ہے لہذا جس طرح انسان اپنی اور اپنے عزیز و اقارب کی جان، مال، عزت اور فائدہ کا خیال رکھتا ہے اسی طرح اسے دوسرے مسلمان بھائی کی جان، مال، عزت اور فائدہ کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سارے مسلمان ایک آدمی کے مثل ہیں اگر اس کی ایک آنکھ بھی دکھے تو سارے اعضاء کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر اس کے سر میں درد ہوتا ہے تو پورا جسم تکلیف میں ہوتا ہے۔ ایک مسلمان کی ذمہ داریوں میں یہ بھی ہے کہ اگر خدا نخواستہ دو مسلمانوں کا آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا ہو تو ان کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کرے تاکہ اسلامی برادری قائم رہے، صلح کراتے وقت شرعی حدود کی رعایت نہایت ضروری ہے تاکہ اللہ کی رحمت حاصل ہو سکے۔

﴿۳۳﴾

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا﴾

﴿(الحجرات: ۱۲)﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! بہت گمان سے بچو، بے شک بعض گمان گناہ ہیں اور سراغ مت لگایا کرو۔

تشریح: کسی شخص کے متعلق اپنے دل میں اچھا خیال نہ رکھنا بدگمانی کہلاتا ہے، اسلام میں بدگمانی سے منع کیا گیا ہے اور ہر مسلمان کے بارے میں اچھا خیال رکھنے کی تاکید فرمائی گئی ہے کیونکہ بدگمانی کی وجہ سے آپس کا میل ملاپ کم ہو جاتا ہے، ایک دوسرے کو شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، آپس کے بھیدوں کی جستجو کی جاتی ہے یہاں تک کہ آہستہ آہستہ بد اعتمادی کی فضا قائم ہو جاتی ہے اور نوبت لڑائی جھگڑے تک پہنچ جاتی ہے۔

(۳۴)

وَلَا يَغْتَبُ بَعْضُكُم بَعْضًا (الحجرات: ۱۲)



ترجمہ: اور تم میں سے کوئی پیٹھ پیچھے کسی کو برا نہ کہے۔

تشریح: کسی مسلمان کے پیٹھ پیچھے اس کی برائی کرنا بھی بہت بڑا گناہ ہے، یہاں تک کہ قرآن کریم میں اس کو مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے اور نبی کریم ﷺ نے اس کو زنا سے بھی بڑا گناہ قرار دیا ہے، عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کے پیٹھ پیچھے ایسی برائی بیان کی جائے جو اس میں موجود ہو تو یہ غیبت نہیں حالانکہ غیبت اسی کا نام ہے کیونکہ اگر وہ برائی اس میں موجود نہ ہو تو یہ غیبت نہ رہے گی بلکہ بہتان بن جائے گا۔ غیبت جس طرح زبان سے ہوتی ہے اسی طرح دیگر اعضاء سے بھی ہوتی ہے مثلاً کسی لنگڑے آدمی کی نقل اتارنا وغیرہ۔

(۳۵)

مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ (ق: ۱۸)



ترجمہ: وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر اس کے پاس ہی ایک

تاک لگانے والا فرشتہ تیار رہتا ہے۔

تشریح: دنیا مومن کے لئے گویا ایک قید خانہ ہے جہاں وہ اپنی مرضی کی زندگی نہیں گزار سکتا بلکہ دیکھنے، سننے، یولنے اور سوچنے غرض اپنے ہر فعل میں اسے اللہ کی مرضی کا پابند کیا گیا ہے، اسی وجہ سے اس آیت میں زبان کو قابو رکھنے کی ترغیب دی گئی ہے اور فضول یولنے سے منع فرمایا ہے ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص نے (فضول باتوں سے) اپنی زبان کو خاموش رکھا اس نے ہر شر سے نجات پالی۔

﴿۳۶﴾

﴿فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى﴾ (النجم: ۳۲)

ترجمہ: تم لوگ اپنی پاکیزگی نہ جتلا یا کرو، پرہیزگاروں کو وہی خوب جانتا ہے۔

تشریح: کسی میں تقویٰ و طہارت کی صفات کا پیدا ہونا اس کے اپنے ذاتی کمال کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ یہ محض اللہ تعالیٰ کی عطا ہوا کرتی ہے اس لئے انسان کو خود پسندی میں مبتلا ہو کر اپنے اچھے اعمال پر اترانا نہیں چاہئے بلکہ اپنی نیک فطرتی اور اعمال صالحہ کی توفیق کو اللہ کی عطا سمجھ کر اس کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

﴿۳۷﴾

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ۚ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر: ۷)

ترجمہ: اور جو دے تم کو رسول سولے لو اور جس سے روکے سو چھوڑ دو۔

تشریح: ایک مسلمان کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ ہر حال میں اور ہر بات میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرے جس چیز کا آپ حکم دیں اس کی تعمیل کرے اور آپ جس سے روکیں اس سے باز رہے اپنی طرف سے دین میں کوئی اضافہ ہرگز نہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: سب سے بہتر طریقہ محمد (ﷺ) کا ہے اور سب سے برا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

﴿۳۸﴾

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ﴾ (الصف: ۱۴)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اللہ کے مددگار ہو جاؤ۔

تشریح: اللہ کے مددگار بننے کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ہماری مدد کی ضرورت ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ زندگی کے ہر موڑ پر اپنے بندوں کی مدد فرماتا ہے اسی طرح وہ بھی اللہ کے دین کی مدد کریں جس کا طریقہ یہ ہے کہ خود دین پر عمل کرنے والے بن جائیں اور اپنے حلقہ میں دین پھیلائیں دین کا باقی رہنا ان ہی کے فائدہ کے لئے ہے جب تک دین قائم رہے گا، دنیا میں امن و سکون باقی رہے گا اور آخرت میں تو صرف دین اور اس پر عمل ہی کام آئے گا۔

﴿۳۹﴾

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۝﴾ (الطلاق: ۲)

ترجمہ: اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے نجات کا راستہ نکال دیتا ہے۔

تشریح: اللہ کا دُردنیا و آخرت کے خزانوں کی کنجی اور تمام کامیابیوں کا ذریعہ ہے، اسی سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں، گناہ معاف ہوتے ہیں، جنت ملتی ہے، اجر بڑھتا ہے اور ایک عجیب قلبی سکون و اطمینان نصیب ہوتا ہے جس کے بعد کوئی سختی نہیں رہتی اور تمام پریشانیاں حل ہوتی چلی جاتی ہیں، رزق ایسی جگہ سے پہنچتا ہے جہاں سے گمان بھی نہیں ہوتا۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اگر تمام دنیا کے لوگ اس آیت پر عمل کر لیں تو ان کیلئے کافی ہو جائے۔

﴿۴۰﴾

﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۝﴾ (الطلاق: ۳)

ترجمہ: اور جو شخص اللہ پر بھروسہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے کافی ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے ہر معاملہ میں اپنے اوپر بھروسہ اور اعتماد کا حکم دیا ہے اور صرف اسباب پر اعتماد سے منع فرمایا ہے، اس لئے کہ اللہ کی قدرت ان اسباب کی محتاج نہیں ہے، جو کام اسے کرنا ہو وہ پورا ہو کر رہتا ہے۔ اسباب بھی اللہ کی چاہت کے تابع ہیں، لہذا جو آدمی اطاعت و فرمانبرداری سے زندگی گزارتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے توکل اور اعتماد کی ایک خاص کیفیت نصیب ہوتی ہے اور وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کو اپنے ساتھ سمجھتا ہے۔ ایک مومن کی شان بھی یہی ہونی چاہئے کہ وہ اسباب کو اختیار تو ضرور کرے البتہ اعتماد اور بھروسہ اسباب پر نہ ہو بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہو۔



حصہ دوم

● چالیس احادیث

● چالیس دعائیں

حدیث

قرآن کریم دین فطرت کی آخری اور مکمل کتاب ہے جو آنحضرت ﷺ پر نازل کی گئی اور آپ ﷺ کو اس کا مبلغ اور معلم بنا کر دنیا میں مبعوث کیا گیا، آپ ﷺ نے اس کتاب کو اول تا آخر لوگوں کو سنایا، یاد کرایا اور بہترین طریقہ سے سمجھایا اور اس کے جملہ احکامات اور تعلیمات کا ایک عملی نمونہ پیش فرمایا۔

حضور ﷺ کی حیات طیبہ حقیقت میں قرآن مجید کی قوی و عملی تفسیر اور تشریح ہے، آپ ﷺ کے اقوال و اعمال اور احوال کا نام حدیث و سنت ہے، احادیث سے ثابت شدہ احکام قرآن کریم ہی کی تفسیر و تشریح ہیں اور ان پر بھی عمل کرنا ضروری ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات کو امت کیلئے اُسوۂ حسنہ بنایا ہے اور ان کی اتباع کو لازمی قرار دیا ہے۔ ہمیں زندگی کے ہر شعبہ میں یہ جاننے کی کوشش کرنی چاہئے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات کیا ہیں؟ اور ان پر عمل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

اسی مقصد کے پیش نظر اس حصہ میں حدیث کی مستند اور مشہور کتاب مشکوٰۃ شریف سے چالیس منتخب احادیث کو ذکر کیا گیا ہے تاکہ ابتداء ہی سے بچوں میں احادیث مبارکہ کو سمجھنے، یاد کرنے اور ان پر عمل کرنے کا شوق پیدا ہو جائے اور وہ آپ ﷺ کی اس دعاء کے مستحق بن جائیں۔

نَصَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنْ أَحَدِنَا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ

(اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس شخص کو جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے یاد رکھا تاکہ اسے دوسروں تک پہنچائے)

آپ ﷺ نے ہر موقع محل کیلئے آداب کے ساتھ دعا مانگیں اور اوراد بھی سکھائے ہیں ہمیں چاہئے کہ ہر موقع کی مناسبت سے ان دعاؤں کا اہتمام کریں اور اپنے بچوں کو بھی یاد کرائیں۔ اسی غرض سے کتاب کے اس حصہ میں ہر صفحہ پر دو حدیثوں کے ساتھ مشق کے تحت دو دعائیں بھی ذکر کی گئی ہیں۔



الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ



ترجمہ: (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

تشریح: اسلام اپنے پیروکاروں سے ایک ایسی کامل زندگی کا تقاضا کرتا ہے جس میں وہ ایک طرف عقائد و اعمال کے لحاظ سے اللہ کے حقیقی بندے ہوں تو دوسری طرف ان کا تعلق انسانوں سے ایسا ہو کہ وہ ان کیلئے پوری طرح امن و سلامتی کا نمونہ اور محبت و مروت کا مظہر ہوں اور سارے مسلمان ان کے شر سے محفوظ رہیں۔ ہاتھ اور زبان یا اس کے علاوہ کسی بھی طریقہ سے کسی کو نقصان پہنچانا مسلمان کی شان کے خلاف ہے۔



الدِّينُ النَّصِيحَةُ



ترجمہ: دین سراسر خیر خواہی ہے۔



مشق

حدیث نمبر (۲) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔



درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔



(۱) جب سوکراٹھے تو یہ دعا پڑھے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

(۲) صبح و شام پڑھنے کی دعا

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ



لَا تُصَاحِبُ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلُ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيًّا



ترجمہ: مومن کے علاوہ کسی اور کو اپنا ساتھی نہ بناؤ اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار شخص ہی کھائے۔

تشریح: دین کے دشمنوں اور برے لوگوں کی ہم نشینی اور میل جول سے روکا گیا ہے تاکہ کہیں ان کے برے اثرات منتقل نہ ہوں اور ساتھ یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ تمہارے دسترخوان پر صرف نیک اور پرہیزگار لوگ ہی کھائیں اس لئے کہ وہ اس کھانے کے ذریعہ جو طاقت حاصل کریں گے وہ نیک کاموں میں صرف ہوگی، جبکہ برے لوگ اپنی طاقت برائیوں میں صرف کرتے ہیں، یہ حکم دعوت طعام سے متعلق ہے، ضرورت و احتیاج کی صورت میں انسان اچھے برے سب کو کھلا سکتا ہے۔



أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعَوِّدُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ



ترجمہ: بھوکے کو کھلاؤ اور بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو رہائی دلاؤ۔



مشق

حدیث نمبر (۴) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔

درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۳) سوتے وقت پڑھنے کی دعا

اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيِي

(۴) جب نیند میں ڈر جائے تو یہ دعا پڑھے

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ

وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ



لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ



ترجمہ: وہ شخص جنت میں (ابتداءً) نہیں جائے گا جس کے شرفساد سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ رہے۔
تشریح: اسلام نے پڑوسی کو تکلیف پہنچانے سے منع کیا ہے اور اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی خوب ترغیب دی ہے، حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو پڑوسی کے حقوق کی اتنی تاکید کی کہ آپ ﷺ کو یہ خیال ہونے لگا کہ شاید پڑوسی میراث میں بھی حصہ دار بن جائے گا۔ حدیث شریف میں ہے کہ: جس کی یہ چاہت ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرے یا اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کریں، تو وہ اپنے پڑوسیوں سے اچھا برتاؤ کرے۔



لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ



ترجمہ: ایسا شخص (کامل) مومن نہیں ہے جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے۔



مشق

حدیث نمبر (۶) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔

درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۵) بیت الخلاء میں جانے سے پہلے کی دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

(۶) بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد کی دعا

غُفْرَانُكَ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي



أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ



ترجمہ: مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دیں۔
تشریح: جب مزدور نے اپنی مزدوری کر لی تو طے شدہ عوض کا وہ حقدار بن گیا، اب وہ جلد از جلد اس کو دے دینا چاہئے۔ حدیث قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: میں قیامت کے دن اس شخص سے جھگڑا کروں گا جس نے کسی مزدور کو مزدوری پر لگایا، اس سے پورا کام لیا اور کام لینے کے بعد اس کو پوری مزدوری نہیں دی۔



مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا



ترجمہ: جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔



مشق

حدیث نمبر (۸) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔



درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔



(۷) مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

(۸) مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ



الدُّنْيَا سَجُنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ



ترجمہ: دنیا مومن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے۔

تشریح: مومن شرعی احکام کا پابند ہوتا ہے، اپنی مرضی کا مالک نہیں ہوتا نیز اس پر اللہ کی طرف سے دنیا میں مختلف قسم کی آزمائشیں آتی ہیں چنانچہ وہ ایک قیدی کی مانند ہوتا ہے، جبکہ کافر لذتوں اور خواہشات میں مٹھک رہتا ہے اس کی خواہش ہوتی ہے کہ ہمیشہ دنیا میں رہے، گویا دنیا ہی اس کی جنت ہے۔



لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ بِالْحَرَامِ



ترجمہ: وہ جسم جسے حرام غذا سے پالا گیا ہو جنت میں (ابتداءً) نہیں جائے گا۔



مشق

حدیث نمبر (۱۰) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔

درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۹) گھر میں داخل ہونے کی دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا
وَبِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

(۱۰) گھر سے باہر نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ



لَا تَدْخُلُ الْمَلَايِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ



ترجمہ: (رحمت کے) فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا ہو اور (جاندار) کی تصاویر (آویزاں) ہوں۔

تشریح: جس گھر میں جاندار کی تصویر ہو یا صرف شوقیہ طور پر کتا رکھا گیا ہو اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے، البتہ **کراماً کاتبین** (اعمال لکھنے والے فرشتے) اور حفاظت وغیرہ کے فرشتے موجود رہتے ہیں۔

غیر جاندار مثلاً درختوں، پہاڑوں، اور عمارتوں وغیرہ کی تصویر رکھنے میں کوئی حرج نہیں، اسی طرح گھر، کھیتی اور مومیشیوں کی حفاظت کی غرض سے شریعت نے کتا رکھنے کی اجازت دی ہے۔



مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ



ترجمہ: جس شخص نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ (بالآخر) انہیں میں سے ہوگا۔



مشق

حدیث نمبر (۱۲) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔



درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔



(۱۱) سواری پر سوار ہونے کی دعا

سُبْحَنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ

(۱۲) بحری جہاز یا کشتی میں سوار ہونے کی دعا

بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَهَا وَمُرْسَهَا رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ

﴿ ۱۳ ﴾

إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ



ترجمہ: یقیناً رزق انسان کو ایسا ہی تلاش کرتا ہے جیسا کہ اسے اس کی موت تلاش کرتی ہے۔

تشریح: رزق اور موت دونوں ایسی چیزیں ہیں جن کا انسان تک پہنچنا لازمی ہے تو جس طرح وہ موت کی تلاش میں نہیں رہتا بلکہ موت خود بخود آ جاتی ہے، اسی طرح رزق کی تلاش میں بھی وہ اس طرح سرگرداں نہ ہو کہ اللہ کی یاد سے غافل ہو جائے، حلال و حرام کی تمیز نہ کرے، اللہ نے انسان کی قسمت میں جو لکھا ہے وہ اسے ضرور ملے گا لہذا وہ اللہ کی یاد سے غافل ہو کر دنیا کو اپنا مقصد نہ بنائے۔

﴿ ۱۴ ﴾

الْأَنَاءُ مِنَ اللَّهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ



ترجمہ: بردباری اللہ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔



مشق

حدیث نمبر (۱۴) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔



درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔



(۱۳) جب کھانا شروع کرے تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى بَرَكَاتِهِ اللَّهُ

(۱۴) اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ

﴿ ۱۵ ﴾

﴿ الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيسِ السَّوِّءِ وَالْجَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنْ الْوَحْدَةِ ﴾

ترجمہ: برے ہم نشین سے تنہائی بہتر ہے اور تنہائی سے ٹیک ہم نشین بہتر ہے۔

تشریح: اچھا دوست وہ ہے جس کی صحبت سے آدمی کو ایمانی اور عملی فائدہ حاصل ہو، اگر کسی کو ایسا دوست میسر نہ ہو تو اس کیلئے برے دوست کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے کیونکہ برے ساتھی کی صحبت سے نفع تو ہوگا نہیں بلکہ نقصان ہوگا جبکہ تنہائی کی صورت میں آدمی کم از کم اس نقصان سے تو محفوظ ہوگا، ہاں اگر نیک و صالح دوست میسر ہو تو وہ یقیناً تنہائی سے بہتر ہے، اس لئے کہ تنہائی میں وہ نفع حاصل نہیں ہو سکتا جو ایک نیک اور اچھے دوست کی صحبت اور رہنمائی سے حاصل ہوتا ہے۔

﴿ ۱۶ ﴾

﴿ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ ﴾

ترجمہ: لایعنی (غیر مفید کاموں) کو چھوڑ دینا انسان کے اسلام کی خوبیوں میں سے ہے۔



مشق

حدیث نمبر (۱۶) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔

درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۱۵) کھانا کھانے کے بعد کی دعا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ

(۱۶) دودھ پینے کی دعا

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

﴿ ۱۷ ﴾

لَا تَتَّخِذُوا الصَّيْعَةَ فِتْرَةً غَبْرًا فِي الدُّنْيَا



ترجمہ: (ضرورت سے زائد) جائیداد نہ بناؤ، ورنہ تم دنیا کی خواہش اور زیادہ کرنے لگو گے۔

تشریح: دنیا کمانے میں اس طرح کی مشغولیت اور انہماک ممنوع ہے جس کی وجہ سے فرائض بھی چھوٹ جائیں اور انسان آخرت کی فکر سے بالکل غافل ہو جائے البتہ اگر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو رہی ہو تو پھر حسب ضرورت حلال ذرائع سے کمائی میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ اسے فرائض میں سے شمار کیا گیا ہے۔

﴿ ۱۸ ﴾

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ



ترجمہ: (رشتہ داروں سے) تعلق ختم کرنے والا (ابتداءً) جنت میں نہیں جائے گا۔



مشق

حدیث نمبر (۱۸) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔

درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۱۷) کسی کے گھر دعوت کھانے کے بعد کی دعا

اللَّهُمَّ اطْعِمْ مَنْ اطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي

(۱۸) اپنے ساتھ احسان کرنے والے کو یہ دعا دے

جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا

﴿ ۱۹ ﴾

حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ



ترجمہ: دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔

تشریح: نبی کریم ﷺ نے دنیا کو دل میں بسانے کی خوب مذمت فرمائی ہے، جب تک دنیا کی محبت دل میں نہ ہو بندہ اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، نیک اعمال میں لگا رہتا ہے، خالق کائنات کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ مخلوق خدا کے حقوق بھی ادا کرتا رہتا ہے، لیکن جب دنیا اس کے دل میں آجاتی ہے تو یہ اللہ کی ذات سے منحرف ہو جاتا ہے اور رسول خدا ﷺ کی سنت کو چھوڑ کر گناہوں میں لگ جاتا ہے، حدیث میں ہے کہ: جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی، تو اسلام کی وقعت ان کے دلوں سے نکل جائے گی۔

﴿ ۲۰ ﴾

جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَالسِّنْتِكُمْ



ترجمہ: مشرکین کا مقابلہ کرو اپنے مالوں سے، اپنی جانوں سے اور اپنی زبانوں سے۔



مشق

حدیث نمبر (۲۰) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔



درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔



(۱۹) چھینک آنے پر چھینکنے والا یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

یَرْحَمُکَ اللّٰہُ

اور سننے والا یہ دعا پڑھے

(۲۰) پھر چھینکنے والا یہ دعا پڑھے

يَهْدِيْکُمْ اللّٰہُ وَيُصْلِحْ بِاَلْکُمْ

﴿ ۲۱ ﴾

﴿ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ ﴾

ترجمہ: ایسا تاجر جو سچا (اور) امانت دار ہو وہ (قیامت) کے دن انبیاء، صدیقین، اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔
تشریح: جو تاجر شریعت کے اصولوں کے مطابق سچائی اور امانت داری کے ساتھ تجارت کرے اس کیلئے اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ قیامت کے دن وہ انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا، اس فضیلت کے حصول کیلئے بنیادی طور پر تاجروں کیلئے شرعی احکام کا جاننا ضروری ہے۔
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں کو بازار میں خرید و فروخت نہیں کرنے دیتے تھے جو تجارت کے شرعی مسائل سے ناواقف ہوتے تھے، جو تاجر جھوٹ یو لے، خیانت کرے اور دھوکہ دے قیامت کے دن اس کا حشر فاسقوں کے ساتھ ہوگا۔

﴿ ۲۲ ﴾

﴿ إِذَا أَمَانَةٌ إِلَى مَنِ اتَّمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ ﴾

ترجمہ: تمہارے پاس جس نے امانت رکھی ہے اس کی امانت اسے لوٹا دو اور جس نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہے اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔



مشق

حدیث نمبر (۲۲) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
 درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔
 (۲۱) جب کوئی مصیبت پہنچے تو یہ دعا پڑھے

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

(۲۲) گدھے یا کتے کی آواز سنے یا غصہ آئے تو یہ دعا پڑھے

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

﴿ ۲۳ ﴾

مَنْ صَمَتَ نَجَا



ترجمہ: جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی۔

تشریح: خاموشی کو نجات کا ذریعہ بتلایا گیا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ زبان کو بالکل تالا لگا دیا جائے بلکہ مراد یہ ہے کہ انسان خیر و بھلائی کی بات کرے ورنہ خاموش رہے، بری اور فضول باتیں کرنے سے وقت ضائع ہوتا ہے اور خدا نخواستہ کوئی غلط بات منہ سے نکل گئی تو کئی آفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جبکہ خاموش رہنے والا شخص زبان کی تمام آفتوں سے محفوظ رہتا ہے۔

﴿ ۲۴ ﴾

الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ



ترجمہ: گناہ دل میں نفاق کو اس طرح بڑھاتا ہے جیسے کہ پانی کھیتی کو بڑھاتا ہے۔



مشق

حدیث نمبر (۲۴) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔

درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۲۳) جب سفر کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے

اللَّهُمَّ بَكَ أَصُولُ وَبِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَسِيرُ

(۲۴) جب سفر سے واپس ہو تو یہ دعا پڑھے

اَبُؤْنَ تَاَبُؤْنَ عَابِدُ وَنَ سَاجِدُ وَنَ لِرَبِّنَا حَامِدُ وَنَ

﴿ ۲۵ ﴾

الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى



ترجمہ: اوپر والا (دینے والا) ہاتھ بہتر ہے نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے۔

تشریح: اس حدیث میں **یدِ علیا** سے مراد خرچ کرنے والا اور **یدِ سفلی** سے مراد مانگنے والا ہاتھ ہے، قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں نیک کاموں میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرنے کی بہت فضیلت آئی ہے اور بغیر ضرورت کے مانگنے کو منع فرمایا گیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ: صدقہ کرنے سے آنے والی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں، نیز آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق صدقہ مال کو کم نہیں کرتا۔

﴿ ۲۶ ﴾

الْبَادِيُ بِالسَّلَامِ بَرِيءٌ مِّنَ الْكِبَرِ



ترجمہ: سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے پاک ہے۔



مشق

حدیث نمبر (۲۶) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔

درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۲۵) بارش کیلئے تین دفعہ یہ دعا پڑھے

اللَّهُمَّ أَنْزِلْ عَلَيَّ أَرْضًا زَيْتَنَهَا وَسَكَنَهَا

(۲۶) جب بارش ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے

اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا

﴿ ۲۷ ﴾

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ



ترجمہ: تم دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم ایک مسافر یا راستہ طے کرنے والے ہو۔

تشریح: جس طرح مسافر سفر میں کسی غیر ضروری اور بے فائدہ کام میں مشغول ہو کر سفر کے مقصد کو برباد نہیں کرتا، نہ ہی ضرورت سے زیادہ سامان سفر اٹھاتا ہے اور نہ ہی پردیس کو اپنا وطن سمجھتا ہے، اسی طرح ایک مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ دنیا اکھٹی کرنے کو اپنا مقصد نہ سمجھے صرف ضروریات کے مطابق کمائے، دنیا کو ایک عارضی ٹھکانہ سمجھے اور اپنے آپ کو مسافر اور راہ گیر تصور کرے اور یہ یقین بنائے کہ اصل زندگی آخرت کی ہے اور اسی کیلئے اعمال کا ذخیرہ تیار کرے۔

﴿ ۲۸ ﴾

مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ



ترجمہ: جو شخص علم (دین) کی تلاش میں (گھر) سے نکلا تو وہ اللہ کے راستے میں ہے یہاں تک کہ وہ (فارغ ہو کر) واپس آجائے۔



مشق

حدیث نمبر (۲۸) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔

درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۲۷) لباس پہننے کی دعا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ

(۲۸) آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھے

اللَّهُمَّ حَسَنْتَ خَلْقِي فَأَحْسِنْ خَلْقِي

﴿ ۲۹ ﴾

مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظْلَهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ



ترجمہ: جس نے کسی غریب (قرضدار) کو مہلت دی یا اس کا (قرضہ) معاف کر دیا

تو (قیامت کے دن) اللہ اسے اپنے سائے میں رکھے گا۔

تشریح: آپ ﷺ نے جیسے مالدار کی طرف دوسروں کے حقوق کی ادائیگی میں ٹال مٹول کو ظلم و زیادتی قرار دیا ہے اسی طرح کئی احادیث میں مفلس و تنگدست کے ساتھ نرم برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے اور اس پر اجر و ثواب بیان فرمایا ہے، آپ ﷺ نے اس شخص کیلئے دعا کی ہے جو خرید و فروخت اور قرض کا مطالبہ کرنے میں نرمی اور خوش اخلاقی سے کام لیتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: جو شخص چاہے کہ اللہ اسے روز قیامت کے غم اور گھٹن سے بچائے اسے چاہئے کہ تنگدست قرضدار کو مہلت دے (یا اس کا قرض معاف کر کے) اس کا یو جھ اس کے اوپر سے اتار دے۔

﴿ ۳۰ ﴾

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ



ترجمہ: چغل خور (ابتداءً) جنت میں نہیں جائے گا۔



مشق

حدیث نمبر (۳۰) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔



درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔



(۲۹) جب کوئی اپنی محبوب چیز دیکھے تو یہ دعا پڑھے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

(۳۰) جب کسی مریض کی عیادت کرے تو یہ دعا پڑھے

لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

﴿ ۳۱ ﴾

السَّوَاكُ مِطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ



ترجمہ: مسواک منہ کی صفائی کا آلہ اور اللہ کی رضامندی کا سبب ہے۔

تشریح: مسواک کرنے سے بیک وقت دو فائدے حاصل ہو جاتے ہیں: اللہ کی خوشنودی اور منہ کی صفائی، علماء کرام نے مسواک کرنے کے بہتر (۷۲) فائدے ذکر کئے ہیں جو کہ آج کی جدید تحقیق کے اعتبار سے بھی تسلیم شدہ ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ: مسواک کر کے پڑھی جانے والی نماز بغیر مسواک کے پڑھی جانے والی نماز پر ستر گنا فضیلت رکھتی ہے۔ آپ ﷺ نے مسواک کی بہت تاکید کی اور فرمایا کہ: اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان کو مسواک کا (وجوبی) حکم دیتا۔

﴿ ۳۲ ﴾

خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَوْفِرُوا اللَّحْيَ وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ



ترجمہ: مشرکین کی مخالفت کرو اپنی ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو خوب کتراؤ۔



مشق

حدیث نمبر (۳۲) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔

درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۳۱) روزہ رکھنے کی نیت

وَبَصَوْمٍ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

(۳۲) روزہ افطار کرنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ افْطَرْتُ

﴿ ۳۳ ﴾

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوقِرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ

ترجمہ: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور اچھی باتوں کا حکم نہ دے اور بری باتوں سے نہ روکے۔

تشریح: اسلام نے تمام انسانوں کے حقوق مقرر فرمائے ہیں، چھوٹوں کے ساتھ نرمی و شفقت کا حکم دیا ہے اور بڑوں کی عزت و اکرام کی تاکید کی ہے جو کہ کامیابی کا زینہ ہے، جو شخص شفقت و ادب دونوں صفات سے خالی ہو گا وہ نبی کریم ﷺ کی پیروی کرنے والا شمار نہیں ہوگا، اس کے ساتھ اس حدیث میں ایک دوسرے کو بھلائی پر آمادہ کرنے اور برائیوں سے بچنے کی تلقین کا حکم ہے جو کہ اس امت کی پہچان اور خصوصیت ہے۔

﴿ ۳۴ ﴾

مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ

ترجمہ: بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والے کیلئے بھلائی کرنے والے کے برابر ثواب ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

حدیث نمبر (۳۴) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۳۳) جب کسی شہر یا بستی میں داخل ہو تو تین مرتبہ یہ دعا پڑھے

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا

(۳۴) جب کسی منزل پر اترے تو یہ دعا پڑھے

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

﴿ ۳۵ ﴾

لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا



ترجمہ: کسی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔

تشریح: اسلام سلامتی کا درس دیتا ہے، ایمان امن کی تلقین کرتا ہے، اسی وجہ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ: کامل مسلمان وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں اور کامل مومن وہی ہے جس کے شر سے لوگوں کی جان و مال محفوظ ہوں۔

مسلمان کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ محبت و شفقت کا سلوک رکھے اور کوئی ایسی حرکت نہ کرے جس سے عداوت و نفرت پیدا ہو، کسی کو خوف و دہشت میں مبتلا کرنا اور پریشان کرنا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

﴿ ۳۶ ﴾

مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا



ترجمہ: جس نے ہم (مؤمنوں) پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔



مشق

حدیث نمبر (۳۶) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔

درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۳۵) نماز کے بعد کی دعا

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

(۳۶) مسجد میں بیٹھے بیٹھے یہ پڑھے

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

﴿ ۳۷ ﴾

مَنْ صَلَّى عَلَىٰ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا



ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

تشریح: امت پر آپ ﷺ کے بہت سارے احسانات ہیں جس کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کا تاکید کی حکم دیا ہے۔ درود پڑھنے والے کیلئے فرشتے دعا کرتے ہیں، اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں، درجات بلند ہوتے ہیں اور حضور ﷺ کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے، یہ عمل اللہ کی رضا کا سبب ہے، درود شریف کی کثرت نیک بختی اور اس سے محرومی بد بختی کا سبب ہے۔

﴿ ۳۸ ﴾

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ



ترجمہ: اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ دیتا ہے۔



مشق

حدیث نمبر (۳۸) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔

درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۳۷) جب صبح ہو تو یہ دعا پڑھے

اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ
وَالَيْكَ الْمَصِيرُ

(۳۸) سورج نکلے تو یہ دعا پڑھے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَقَلَّنَا يَوْمَنَا هَذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوبِنَا

﴿ ۳۹ ﴾

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ



ترجمہ: گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔

تشریح: گناہ کو چھوڑ کر اس پر ندامت کرنا اور آئندہ نہ کرنے کا عزم کرنا توبہ کہلاتا ہے، توبہ سے گناہ دھل جاتے ہیں اور ان پر مواخذہ نہیں ہوتا البتہ جس گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہو تو اس حق کو ادا کرنا یا صاحب حق سے معاف کرنا ضروری ہے، غلطی ہر انسان سے ہوتی ہے لیکن بہترین شخص وہ ہے جو اپنی غلطیوں پر نادم ہو کر سچے دل سے توبہ کر لے، اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے سے خوش ہوتا ہے اور اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے۔

﴿ ۴۰ ﴾

طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا



ترجمہ: بڑی خوشخبری ہے اس شخص کیلئے جس نے اپنے نامہ اعمال میں زیادہ استغفار پایا۔



مشق

حدیث نمبر (۴۰) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔



درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔



(۳۹) جب کوئی مشکل پیش آئے تو یہ دعا پڑھے

اللَّهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا إِذَا شِئْتَ

(۴۰) علم نافع اور اس پر عمل کی توفیق کی دعا

اللَّهُمَّ أَنْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا وَعَلِّمْنَا مَا يَنْفَعُنَا وَزِدْنَا عِلْمًا



معرفت اسلام

حجۃ الوداع کے موقع پر جہاں آنحضرت ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ عرفات کے میدان میں موجود تھے، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ نویدِ مسرت سنا کی کہ میں نے تمہارا دین ہمیشہ کیلئے مکمل کر دیا، تم پر اس نعمت کو تام کر دیا اور ہمیشہ کیلئے اسلام کو تمہارے لئے بطور دین منتخب کر دیا، اب تا قیامت اگر نجات کا کوئی راستہ ہے تو وہ اسلام ہی ہے، دین اسلام ایک آفاقی اور عالمگیر مذہب ہے جس کی تعلیمات فطرت کے عین موافق اور عقل سلیم کے عین مطابق ہیں، ہر قسم کی کمی اور کچی سے پاک و صاف اس دین نے اپنے ماننے والوں کی انفرادی و اجتماعی زندگی سے متعلق وہ منشور مقرر کر رکھا ہے جس کے تحت زندگی گزارنا انسان کو انسانیت کی معراج پر پہنچا دیتا ہے۔

عبادات، اخلاقیات، معاشرت، معاملات، سیاست، حکومت، غرض کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کی تکمیل اسلام کے ماتحت رہ کر نہ کی جاسکتی ہو، یہی وجہ ہے کہ آج تقریباً ڈیڑھ ہزار سال گزر جانے کے بعد بھی یہ مذہب روزِ اول کی طرح تروتازہ ہے، اس کی تعلیمات کی جاذبیت اب بھی ویسی ہی ہے جیسے پہلے تھی لیکن اس کے باوجود ہم پستی کے شکار ہیں جس کی اصل وجہ اور سبب مذہب اور اس کی تعلیمات سے دوری ہے، دین کی سمجھ پیدا کرنا اور اس کیلئے حتی الامکان کوشش کرنا از حد ضروری ہے اور یہ بہت بڑی سعادت کی بات بھی ہے، حدیث میں ہے کہ: **اللہ پاک جس کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔**

کتاب کے اس حصہ میں اسلامی تعلیمات میں سے ارکانِ اسلام اور سیرتِ طیبہ کو مختصر طور پر ذکر کیا گیا ہے تاکہ ہمارے بچوں کو بنیادی عقائد و عبادات اور سیرتِ طیبہ کی قدرے معرفت حاصل ہو اور اس طرح وہ زندگی گزارنے کا وہ طریقہ سیکھ سکیں جو اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے۔

رَبِّ الْعَالَمِينَ ﷻ

نہیں ہے ابتدا تیری ، نہیں ہے انتہا تیری
عبادت کر رہے ہیں روز و شب ، ارض و سما تیری

حجر میں ، پھول میں ، کانٹے میں ، ذروں میں ، فضاؤں میں
نظر آتی ہے ہر سو ، شاہدِ مطلق ! ادا تیری

تری تسبیح پڑھتے ہیں ، فلک والے ، زمیں والے
ہوا کی سرسراہٹ میں ، بھی ہے حمد و ثنا تیری

شب تاریک کی ظلمت ، میں بھی قدرت ہویدا ہے
سحر میں تیری تابانی ، ستاروں میں ضیا تیری

نہیں ہیں رحمتیں مخصوص تیری ، پارساؤں پر
تو **رَبِّ الْعَالَمِينَ** ہے ، عام ہے جود و سخا تیری

ترے محبوب بندوں کی ، محبت میرا ایماں ہے
ترے بندوں کو حاصل ہے ، عطا تیری ، جلا تیری

یہ در تیرا ، یہ سر میرا ، تو اٹکے کو عطا کردے
وہ دل جس میں وفا تیری ، وہ دل جس میں رضا تیری

سرور کونین ﷺ

کرنا ہے اگر ذکر ، تو اس جان جہاں کا
 چلنا ہے تو کونین کے سرور کی طرف چل
 پھر منزل مقصد نہ ملے تو مرا ذمہ
 دو چار قدم راہ پیغمبر کی طرف چل
 مایوس نہ ہو تیرگی رنج و الم سے
 اے رہبرِ شبِ صبحِ منور کی طرف چل
 پھر تشنہ لپی کی نہ کبھی ہوگی شکایت
 اک بار ذرا ساقی کوثر کی طرف چل
 سامان بقا کر لے فنا ہونے سے پہلے
 اے قطرۂ ناچیز سمندر کی طرف چل
 ہر سمت جہاں پر ہے تجلی ہی تجلی
 اس بارشِ انوار کے منظر کی طرف چل

ارکان اسلام

نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک فرمان میں اسلام کو ایک ایسی عمارت کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو پانچ ستونوں پر قائم ہو، چنانچہ ارشاد گرامی ہے:

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

جس طرح عمارت کو مضبوط اور مستحکم رکھنے کیلئے اس کے تمام ستونوں کو باقی رکھنا اور ان کی حفاظت کرنا ضروری ہے اسی طرح دین کی حفاظت کیلئے اس کے تمام ارکان کی حفاظت کرنا بھی ضروری ہے تاکہ دین کی یہ عمارت کمزور ہونے سے محفوظ رہے۔ ان ارکان کی مختصر وضاحت درج ذیل ہے۔

ایمان

دائمی نجات کیلئے اللہ تعالیٰ، اُس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، قیامت کے دن، اس کی مقرر کردہ تقدیر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لانا ضروری ہے۔

توحید

توحید کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کا عقیدہ رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، وہی عبادت کے لائق ہے، اس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں، ذات و صفات میں (حقیقتاً) اس کا کوئی شریک نہیں، وہی سب پر قادر ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں جس کا اعتراف ہم کلمہ طیبہ کے پہلے جز **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** میں کرتے ہیں، یعنی تمام کائنات میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ایسی ہستی نہیں جو اس لائق ہو کہ اس کی بندگی کی جائے اور اس کے آگے سر جھکا یا جائے، وہی تمام طاقتوں کا مالک ہے، ساری کائنات اسی کی محتاج ہے، اس اقرار کرنے والے کا یہ یقین ہونا چاہئے کہ اللہ ہی پیدا کرنے والا، رزق دینے والا، صحت و بیماری دینے والا اور اولاد دینے والا ہے، زندگی اور موت اسی کی قدرت و اختیار میں ہے، کائنات میں جو کچھ تغیرات رونما ہوتے ہیں اسی کے حکم سے ہوتے ہیں، یہی عقیدہ توحید ہے۔

☆ یہ عقیدہ رکھنا کہ مخلوق میں سے بھی کوئی اللہ تعالیٰ جیسی قدرت یا تصرف کا مالک ہو سکتا ہے شرک کہلاتا ہے، شرک ایک ایسا جرم ہے جسے اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن ہرگز معاف نہ کرے گا۔

ملائکہ

فرشتوں کے وجود کو ماننا بھی ایمان کا حصہ ہے، فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مختلف ذمہ داریاں سونپ رکھی ہیں، وہ ان ذمہ داریوں کو پورا پورا ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔

فرشتوں کی صحیح تعداد اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، البتہ اتنا معلوم ہے کہ فرشتے بہت زیادہ ہیں ان میں سے چار مقرب اور مشہور فرشتوں کے نام اور اہم ذمہ داریاں یہ ہیں:

(۱) **حضرت جبرائیل علیہ السلام:** ان کی ذمہ داری انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس وحی لانے کی تھی، اس کے علاوہ بعض مرتبہ اللہ تعالیٰ نے نافرمان قوموں پر عذاب بھی ان کے ذریعہ بھیجا۔

(۲) **حضرت میکائیل علیہ السلام:** ان کی ذمہ داری مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش برسانے کے انتظام کی ہے، ان کے ساتھ بہت سارے فرشتے ہیں جو بادلوں، ہواؤں، سمندروں اور دریاؤں وغیرہ کے انتظام پر مقرر ہیں۔

(۳) **حضرت عزرائیل علیہ السلام:** یہ مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں، ان کے ماتحت بھی بہت سے فرشتے ہیں جن میں سے بعض نیک اور بعض بدکار لوگوں کی جان نکالنے پر مامور ہیں۔

(۴) **حضرت اسرافیل علیہ السلام:** ان کے ذمہ قیامت کے دن صور پھونکنے کا کام ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے فرشتے ہیں جن کے مختلف کام ہیں، مثلاً وہ فرشتے جو انسان کے اچھے اور برے تمام اعمال لکھتے ہیں ان کو **کِرَامًا کَاتِبِینَ** کہا جاتا ہے، کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسانوں کی حفاظت پر مقرر ہیں تاکہ انہیں آفات سے محفوظ رکھیں، بعض فرشتے قبر میں انسانوں سے سوال و جواب کرنے پر مقرر ہیں، ان فرشتوں کو **منکر نکیر** کہتے ہیں، اس کے علاوہ بھی فرشتوں کے

بہت سے کام ہیں جن میں وہ مسلسل مصروف رہتے ہیں، فرشتوں کی ذمہ داریوں کا تفصیلی علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے البتہ احادیث مبارکہ میں بعض فرشتوں اور اُن کے کاموں کا ذکر موجود ہے۔

کُتب

اللہ تعالیٰ نے چار بڑی کتابیں **تورات، زبور، انجیل، قرآن مجید** اور بہت سے صحیفے نازل فرمائے ہیں، ان سب کو برحق سمجھنا اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے البتہ قرآن کریم کے نزول کے بعد تمام آسمانی کُتب اور صحیفے منسوخ (نا قابلِ عمل) ہیں۔

☆ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں میں سے آخری کتاب ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے چنانچہ اس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ وہ ہر قسم کی غلطی اور تبدیلی سے محفوظ ہے۔

☆ جبکہ قرآن کریم اسلام کے شعائر (واضح نشانیوں) میں سے ہے، اس لئے اس کی تعظیم بہت ضروری ہے، اس کی توہین اسلام سے محرومی کا باعث ہے۔

رُسل

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے تمام انبیاء اور رسولوں کو برحق اور گناہوں سے معصوم ماننا بنیادی عقائد میں سے ہے۔

☆ کسی رسول پر ایمان لانے کا مطلب یہ تسلیم کرنا ہے کہ انہوں نے اپنے زمانہ نبوت میں جو کچھ پیش کیا وہ سب صحیح اور برحق ہے۔

☆ حضور اکرم ﷺ کی شریعت کے بعد سابقہ تمام شریعتیں منسوخ ہو چکی ہیں، اب شریعت محمدی کے علاوہ کسی دوسری شریعت پر عمل کرنا قطعاً جائز نہیں، آپ ﷺ کی رسالت کا اقرار ہم کلمہ طیبہ کے دوسرے جز **مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ** میں کرتے ہیں۔

☆ آپ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

☆ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں، وہ سارے سچے پکے مومن تھے اور ان کا ایمان ہمارے لئے معیار کا درجہ رکھتا ہے۔

❏ قیامت

ایک دن ایسا آنے والا ہے جس دن تمام آدمی اور جاندار مرجائیں گے، پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے، ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے، آسمان پھٹ جائے گا، غرض ہر چیز فنا ہو جائے گی، اس دن کو قیامت کا دن کہتے ہیں۔

☆ قیامت کے آنے کا صحیح وقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، البتہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دن جمعہ کا ہوگا، اور محرم الحرام کی دسویں تاریخ ہوگی۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے قیامت کی کچھ نشانیاں بیان فرمائی ہیں، مثلاً یہ کہ قیامت سے پہلے گناہ کثرت سے ہونے لگیں گے، لوگ اپنے ماں باپ پر سختیاں اور ان کی نافرمانی کرنے لگیں گے، امانت میں خیانت ہونے لگے گی، گانا بجانا عام ہو جائے گا، بے علم لوگ پیشوا بن جائیں گے، چرواہے اور دیگر کم درجہ کے لوگ بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں گے اور بعد میں آنے والے لوگ گزرے ہوئے لوگوں کو گالیاں دینے لگیں گے۔

☆ قرب قیامت کی چند بڑی نشانیاں یہ ہیں کہ دجال کا فتنہ رونما ہوگا، امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے تشریف لائیں گے، یاجوج ماجوج سد سکندری (ذوالقرنین کی بنائی ہوئی دیوار) کو توڑ کر باہر نکل آئیں گے اور سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔

تقدیر

اس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ دنیا میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ کو پہلے سے اس کا علم ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو پہلے سے لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے، پھر دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں، بعض میں انسان کے اختیار کا بھی دخل ہے اور بعض میں نہیں، جن کاموں میں انسان کے ارادہ و اختیار کو دخل ہے ان میں سے کچھ کاموں کے کرنے اور کچھ کے نہ کرنے کا حکم اسے اللہ نے دے رکھا ہے، انسان اگر اپنے ارادہ و اختیار سے ان اعمال کو ترک کرے جن کا حکم دیا گیا ہے یا ان اعمال کا ارتکاب کرے جن سے منع کیا گیا ہے تو اس پر اس کا مؤاخذہ ہوگا۔

بعث بعد الموت

انسان کے اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد اس کی برزخی زندگی شروع ہو جاتی ہے جس کی پہلی منزل قبر ہے۔

☆ قبر کو صرف مٹی کا ڈھیر نہیں سمجھنا چاہئے، حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: **قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے** یعنی انسان کو اس کے کئے ہوئے اچھے اور بُرے کاموں کا بدلہ قبر میں بھی ملتا ہے۔

☆ قبر سے اٹھائے جانے کے بعد تمام انسان میدانِ حشر کی طرف چلیں گے جہاں وہ اللہ کو اپنے اعمال کا حساب دیں گے، اعمال تو لے جائیں گے اور ہر شخص کو اس کا انجام سنایا جائے گا، نیکو کا عزت و احترام سے جنت میں داخل کئے جائیں گے جبکہ بدکاروں کو جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

☆ قرآن مجید اور احادیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی امت کے گنہگاروں کی ایک بڑی جماعت کی شفاعت کریں گے جس کے بعد انہیں جنت میں داخل کر دیا جائے گا، اس کے علاوہ اس دن گنہگاروں کے بارے میں حفاظِ قرآن، علماء کرام اور شہداء کی شفاعت بھی قبول کی جائے گی۔

نماز

ایمان کے بعد سب سے پہلا اور اہم رکن نماز ہے، قرآن کریم کی متعدد آیات اور سینکڑوں احادیث مبارکہ میں نماز کی بہت زیادہ تاکید فرمائی گئی ہے، ایک حدیث میں تو **الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ** فرما کر اس کو دین کی بنیاد اور ستون قرار دیا گیا ہے، قیامت کے دن عبادات میں سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال ہوگا۔

☆ اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھتے ہوئے نماز اس طرح پڑھنی چاہئے کہ دل اللہ کی محبت سے بھرا ہوا ہو اور اس کے خوف اور جلال کے خیال سے سہا ہوا ہو، توجہ مکمل اللہ ہی کی طرف ہو، ارشاد باری تعالیٰ ہے: **تَحْقِيقُ انْ مَسْلَمَانُوں نَے فَلَاحِ پَائِي جَوَائِي نَمَازُوں مِیں خَشُوْعِ اخْتِيَارِ كَرْنِے وَا لَے هِیں۔**

☆ نماز اللہ سے مناجات اور سرگوشی کا بہترین ذریعہ ہے، نماز کے ذریعے اللہ کی بڑائی و کبریائی کا اقرار اور اپنی عاجزی و ناتوانی کا اعتراف کیا جاتا ہے، نماز کا ہر رکن اللہ کی عظمت کا احساس دلاتا ہے، اور یہی احساس بندے کو شر، فساد، گناہ، گمراہی اور بے حیائی سے روکنے کا ذریعہ اور سبب بنتا ہے، **اِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ** کا یہی مفہوم ہے۔

☆ نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کی بہت تاکید کی گئی ہے، حدیث میں ہے کہ: **بِاجْمَاعَتِ نَمَازِ پڑھنے کا ثواب تنہا نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ہوتا ہے**، غفلت اور سستی کی وجہ سے جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں کے بارے میں ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ: **میرا جی چاہتا ہے کہ میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔**

☆ نماز باجماعت میں ایک ہی جگہ ایک دوسرے کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہوا جاتا ہے، جس سے اونچ نیچ اور مراتب کے وہ فرق مٹ جاتے ہیں جو انسانوں نے دولت، عہدہ، تعلیم اور ذات پات کے اعتبار سے قائم کر رکھے ہیں، دن میں جب پانچ بار ایک دوسرے سے ملاقات ہوتی ہے تو آپس میں میل جول بڑھتا ہے، اُنس و محبت پیدا ہوتی ہے، ایک دوسرے کے مسائل اور حالات کا علم ہو جاتا ہے اور اس طرح ایک دوسرے کی مدد کرنے اور کام آنے کے مواقع ملتے ہیں۔

☆ باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں بار بار آنے جانے سے بے نمازیوں کو بھی نماز کی ترغیب ہو جاتی ہے اور وہ نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں، نماز پڑھانے کیلئے ایک امام کا تقرر اور اس کی پیروی مسلمانوں میں اجتماعی نظم و ضبط کا شعور، فکری ہم آہنگی، عملی مساوات اور ایک امیر کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔

☆ جمعہ اور عیدین کے اجتماعات خاص طور پر مسلمانوں میں وحدت کی نشانی ہیں، جب ہزاروں مسلمان رنگ، نسل، علاقہ اور زبان کے امتیازات سے بے نیاز ہو کر صفیں باندھ کر ایک امام کے پیچھے کھڑے ہو جاتے ہیں تو اس سے ان میں مساوات اور یگانگت کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود وایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

☆ نماز پڑھنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ انسان ہر قسم کی چھوٹی بڑی نجاست سے پاک صاف ہو، اسلام نے نماز کیلئے پاکی کے حصول کو ضروری قرار دیا ہے۔ پاکی کے حصول کے دو طریقے ہیں، نجاست اگر چھوٹی ہو تو اس کو دور کرنے کیلئے وضو اور اگر بڑی ہو تو اس کو دور کرنے کیلئے غسل کرنا ضروری ہوگا اسی طرح اگر بدن پر یا جگہ پر یا کپڑوں پر کوئی ظاہری نجاست لگی ہو تو اسکو بھی دور کر لینا ضروری ہے۔

وضو کا طریقہ

وضو کرنے والے کو چاہئے کہ وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی اونچی جگہ پر بیٹھے تاکہ چھینٹیں اڑ کر جسم یا کپڑوں پر نہ پڑیں، وضو شروع کرتے وقت **بسم اللہ** کہے اور سب سے پہلے تین دفعہ گٹوں تک ہاتھ دھوئے مسواک کرے پھر تین دفعہ کلی کرے اگر روزہ دار نہ ہو تو غراہ کر کے اچھی طرح سارے منہ میں پانی پہنچائے پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرے پھر تین دفعہ منہ اس طرح دھوئے کہ سر کے بالوں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک سب جگہ پانی بہہ جائے پھر تین بار داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوئے پھر بائیں ہاتھ تین دفعہ دھوئے اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو

دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کرے پھر ایک مرتبہ سارے سر کا مسح کرے پھر کان کا مسح کرے، کان کے اندر کی طرف شہادت کی انگلی سے اور کان کے اوپر کی طرف کا انگوٹھوں سے مسح کرے پھر انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے پھر تین بار دایاں پاؤں اور تین بار بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے۔

✎ غسل کا مسنون طریقہ

غسل کرنے والے کو چاہئے کہ پہلے کلائیوں تک ہاتھ دھوئے پھر استنجاء کرے پھر جہاں بدن پر نجاست لگی ہو اس کو پاک کرے اور پھر وضو کرے، وضو کے بعد روزہ نہ ہونے کی صورت میں غراہ کرے اور ناک کی نرم ہڈی تک پانی بھی پہنچائے پھر تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے پھر تین مرتبہ دائیں کندھے پر پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر پانی اس طرح ڈالے کہ سارے بدن پر پانی بہہ جائے اور بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔

✎ نماز پڑھنے کا طریقہ

جب کوئی شخص نماز پڑھنا شروع کرے تو سب سے پہلے نماز کی نیت کر کے اپنے دونوں ہاتھ کان کی لوت تک اٹھائے اور **اللہ اکبر** کہے پھر ناف کے نیچے ہاتھ باندھے اور ثنا یعنی **سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ** اخیر تک پڑھے پھر **اعوذ باللہ** اور **بسم اللہ** پڑھ کر **سورۃ فاتحہ** پڑھے، **ولا الضالین** کے بعد آمین کہے اور پھر اس کے بعد کوئی سورت پڑھے اور **اللہ اکبر** کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور کم از کم تین مرتبہ **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ** کہے، رکوع کی حالت میں ہاتھ کی انگلیاں کھلی رکھ کر ان سے گھٹنے پکڑ لے اور بازو پہلو سے علیحدہ رکھے پھر **سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ** کہتا ہوا کھڑا ہو جائے پھر **رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ** کہے اور **اللہ اکبر** کہتا ہوا سجدہ میں جائے، زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر انگلیاں ملائے اور ہاتھوں کے درمیان ناک اور پیشانی رکھے، اس کا خیال رکھے کہ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں قیلہ کی طرف ہوں، پیٹ کورانوں سے اور بازو کو پہلو سے جدا رکھے اور زمین پر ہاتھ نہ بچھائے، سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى** کہے پھر **اللہ اکبر** کہتا ہوا

سکون سے بیٹھ جائے، پھر **اللہ اکبر** کہتے ہوئے دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کرے اور اس میں بھی کم از کم تین مرتبہ **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى** کہے اور پھر دوسری رکعت کیلئے **اللہ اکبر** کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پوری کرے البتہ ثنا اور تعوذ نہ پڑھے، جب دوسرا سجدہ کر چکے تو بائیں پاؤں پر بیٹھ جائے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور پاؤں کی انگلیاں قبلاً رخ موڑ دے اور دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیوں کے سر گھٹنوں کے قریب ہوں اور قبلاً کی طرف رہیں **التحیات للہ** سے **عبدہ ورسولہ** تک پڑھے اور جب **اشہدان لا الہ الا اللہ** پر پہنچے تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا گول حلقہ بنا کر چھنگلی اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کر لے، **لا الہ** پر شہادت کی انگلی اٹھائے اور **الا اللہ** پر اسے جھکائے سلام پھیرنے تک تمام انگلیاں اسی حالت پر رکھے، اگر چار رکعت پڑھنی ہو تو صرف **التحیات** پڑھ کر **اللہ اکبر** کہتے ہوئے اٹھ جائے اور دو رکعتیں اور پڑھ لے لیکن فرض نماز کی باقی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت نہ ملائے، جب چوتھی رکعت پر بیٹھے تو پھر التحیات پڑھ کر درود ابراہیمی پڑھے اور اس کے بعد **اللہم ربنا اتنا یا اللہم انی ظلمت** والی دعا پڑھے یا کوئی اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے، نماز مکمل ہو جائے گی۔

اگر وتر کی نماز ہے تو دو رکعت پڑھ کر بیٹھے اور **التحیات** پڑھ کر درود پڑھنے سے پہلے کھڑا ہو جائے، سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھ کر **اللہ اکبر** کہتے ہوئے کانوں کی لوت تک ہاتھ اٹھائے اور پھر باندھ لے اور دعاء قنوت پڑھ کر رکوع کرے اور تیسری رکعت میں بیٹھ کر **التحیات**، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔

واضح رہے کہ یہ اکیلے نماز پڑھنے کا طریقہ ہے اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو ثناء کے بعد خاموش کھڑے رہیں اور **سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ** کے بعد **رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ** کہے۔

نماز کی شرائط و ارکان

نماز کے صحیح ہونے کی شرائط

- ☆ جگہ کا پاک ہونا ☆ بدن کا پاک ہونا ☆ لباس کا پاک ہونا ☆ ستر کا ڈھانپنا
- ☆ قبلہ کی طرف رخ کرنا ☆ نماز کا وقت ہونا ☆ نیت کرنا۔

نماز کے ارکان

- ☆ تکبیر تحریمہ کہنا ☆ قیام یعنی کھڑا ہونا ☆ قراءت یعنی قرآن مجید پڑھنا
☆ رکوع کرنا ☆ دونوں سجدے کرنا ☆ قعدہ اخیرہ

نماز کے واجبات

☆ فاتحہ پڑھنا ☆ اس کے ساتھ کوئی سورت ملانا ☆ ہر فرض اور واجب کو اپنے اپنے موقع پر ادا کرنا یعنی پہلے کھڑے ہو کر سورہ فاتحہ پڑھنا پھر سورت ملانا پھر رکوع کرنا اور پھر سجدہ کرنا ☆ دو رکعت پر تشہد کی مقدار بیٹھنا ☆ دونوں دفعہ بیٹھنے کے دوران التَّحِيَّات پڑھنا ☆ سلام کے لفظ پر نماز ختم کرنا ☆ ہر چیز کو اطمینان سے ادا کرنا، جلدی نہ کرنا ☆ وتر کی آخری رکعت میں دعا پڑھنا۔

نماز کے مستحبات

☆ قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر، رکوع کی حالت میں قدموں پر، جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر اور سلام کے وقت اپنے مونڈھوں پر نظر رکھنا ☆ کھانسی کو اپنی طاقت بھرنے دینا ☆ جمائی میں منہ بند رکھنا اور اگر منہ کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھا ہاتھ اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت کا منہ پر رکھنا وغیرہ۔

نماز کے مفسدات

☆ کوئی ایسا عمل کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ☆ قبلے کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا ☆ ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا ☆ بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنستا ☆ قرآن مجید پڑھنے میں ایسی غلطی کرنا جس سے معنی بدل جائے وغیرہ۔

☆ نماز کو مکروہ بنانے والی چیزیں

☆ کپڑوں کو مٹی سے بچانے کیلئے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا ☆ اپنے کپڑوں سے کھیلنا ☆ سستی اور بے پرواہی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا ☆ بالوں کو سر پر جمع کر کے چٹیا باندھنا ☆ انگلیاں چٹخنا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا ☆ قبلے کی طرف سے منہ پھیر کر ادھر ادھر دیکھنا ☆ مرد کیلئے سجدہ میں دونوں کلائیوں کا زمین پر بچھا لینا ☆ قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا ☆ آنکھوں کو بند کرنا البتہ اگر نماز میں دل لگنے کے لئے بند کرے تو مکروہ نہیں ☆ ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جس میں جگہ خالی ہو ☆ جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ☆ ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا دائیں بائیں طرف یا سجدے کی جگہ تصویر ہو ☆ نماز میں انگڑائی لینا یعنی سستی اتارنا ☆ نماز میں کوئی کام خلاف سنت کرنا وغیرہ۔

☆ قضا نمازوں کے پڑھنے کے بیان میں

☆ جس شخص کی کوئی نماز چھوٹ جائے تو اس کی قضا ضروری ہے، قضا پڑھنے میں بلا عذر دیر کرنا گناہ ہے، ☆ اگر کسی کی کئی نمازیں رہ گئی ہوں تو اسے چاہئے کہ اگر ہو سکے تو ایک ہی وقت میں سب کی قضا پڑھ لے ورنہ تو سہولت کے مطابق ان کی قضا پڑھتا رہے، البتہ بلا وجہ تاخیر ہرگز نہ کرے۔ ☆ قضا نماز پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے جس وقت فرصت ملے وضو کر کے پڑھ لے، البتہ اس کا خیال رکھے کہ مکروہ وقت نہ ہو۔

☆ اگر کسی شخص کی چھ سے کم نمازیں قضا ہوئی ہوں تو انہیں ترتیب سے پڑھنا ضروری ہوگا مثلاً کسی شخص کی اگر فجر، ظہر، عصر کی نمازیں قضا ہوں تو مغرب سے پہلے ان نمازوں کو ترتیب کے ساتھ قضا کرنا ضروری ہوگا۔

تین اوقات ایسے ہیں جن میں کوئی بھی نماز جائز نہیں، نہ قضا نہ نفل

- (۱) سورج طلوع ہونے کے وقت یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔
 - (۲) غروب سے پہلے جب سورج کی روشنی زرد پڑ جائے اس وقت سے لے کر غروب تک کوئی نماز جائز نہیں البتہ اگر اس دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو اسے اس وقت بھی پڑھنا جائز ہے۔
 - (۳) زوال کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے، ان تین اوقات میں تو کوئی بھی نماز جائز نہیں، ان کے علاوہ تین اوقات ایسے ہیں جن میں نفل نماز جائز نہیں البتہ قضا نماز اور سجدہ تلاوت کی اجازت ہے، وہ تین اوقات یہ ہیں:
- ۱- صبح صادق کے بعد نماز فجر سے پہلے صرف فجر کی دو رکعت سنت پڑھی جاتی ہے، اس کے علاوہ کوئی نقلی نماز اس وقت جائز نہیں۔

۲- فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک۔

۳- عصر کی نماز پڑھنے کے بعد سورج کے زرد ہونے تک۔

ان تین اوقات میں نوافل کی اجازت نہیں، نہ تحیۃ المسجد، نہ تحیۃ الوضوء، نہ دو گانہ طواف، البتہ قضا نماز ان اوقات میں جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ ان اوقات میں قضا نماز لوگوں کے سامنے نہ پڑھی جائے بلکہ تنہائی میں پڑھ لی جائے۔

سجدہ سہو کا بیان

- ☆ نماز میں جتنی چیزیں واجب ہیں ان میں سے ایک واجب یا کئی واجب اگر بھولے سے چھوٹ جائیں یا فرض اور واجب میں تقدیم و تاخیر ہو جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے جس کے کر لینے سے نماز درست ہو جائے گی، اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز پھر سے پڑھنی پڑے گی۔
- ☆ اگر بھولے سے نماز کا کوئی فرض چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنا کافی نہیں ہے بلکہ پھر سے نماز پڑھنا ضروری ہے۔

☆ سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر رکعت میں فقط التحیات پڑھ کر ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر بیٹھ کر التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

زکوٰۃ

ایمان اور نماز کے بعد زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے، قرآن و حدیث میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی خوب تاکید کی گئی ہے۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃ کے ساتھ وَاَتُوا الزَّكٰوۃ کا حکم بھی آیا ہے۔

زکوٰۃ کے معنی لغت میں پاک کرنے اور بڑھنے کے آتے ہیں اور شریعت کی اصطلاح میں مال کے اس حصے کو زکوٰۃ کہا جاتا ہے جو شریعت کے احکام کے مطابق مال میں سے نکالا جاتا ہے اور مستحقین تک پہنچایا جاتا ہے۔ اسے زکوٰۃ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے ادا کرنے والے کو گناہوں سے پاک کرتی ہے اور اس کے مال میں زیادتی اور پاکیزگی پیدا کرتی ہے، اللہ کریم نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا:

ترجمہ: (اے رسول) ”ان کے مالوں میں سے صدقہ وصول کیجئے
اس کے ذریعہ آپ انہیں پاک اور ستھرا بنا دیں گے۔“

☆ ہر صاحبِ نصاب پر سال گزرنے پر اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے، صاحبِ نصاب سے مراد وہ شخص ہے جس کی ملکیت میں ساڑھے سات تولہ (۸۷۷ گرام) سونا یا ساڑھے باون تولہ (۳۵۷۱۲ گرام) چاندی یا اس کی قیمت کا نقد روپیہ یا سامان تجارت ہو یا ان اشیاء میں سے بعض یا سب کا مجموعہ ہو جو مل کر ساڑھے باون تولہ چاندی (۳۵۷۱۲ گرام) کی قیمت کے برابر ہو جائے۔ مذکورہ بالا نصاب پر سال گزر جانے کے بعد ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اس کے علاوہ مویشیوں (اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری وغیرہ) میں بھی زکوٰۃ ہے جس کی تفصیل اور مسائل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں۔

☆ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جس میں انسانیت کی بھلائی کی طرف خاص توجہ دی گئی ہے اگر آسودہ حال مسلمان اپنے نادار بھائیوں کو سال بھر کے بعد اپنے مال کے کسی حصے میں شریک کر دیں تو وہ بھی مکمل طور پر راحت و اطمینان کی زندگی بسر کریں گے۔ اللہ کریم کا ارشاد ہے: **مَالِدَارِوْنَ كَالْمَالِ مِیْنِ**

اللہ نے ایک متعین مقدار کا حصہ فقراء کیلئے رکھا ہے جو ان کا حق ہے۔ اس ارشاد سے یہ معلوم ہوا کہ صدقہ و زکوٰۃ نکالنے کا حکم جو مالداروں کو دیا گیا ہے اس میں ان کا فقراء پر کوئی احسان نہیں ہے بلکہ زکوٰۃ فقراء کا ایک حق ہے جس کی ادائیگی ضروری ہے، تاریخ انسانیت میں سب سے پہلے اسلام ہی نے دولتمندوں کے مال و دولت میں غریبوں کا باضابطہ حق قائم کیا اور عدل و مساوات کے تقاضے پورے کئے۔

☆ صاحب نصاب ہونے کے باوجود جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا مجرم اور گنہگار ہے اور قیامت کے دن اس پر سخت عذاب ہوگا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

جو لوگ سونا چاندی جمع کر رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (زکوٰۃ نہیں نکالتے) سو آپ ان کو ایک بڑی دردناک سزا کی خبر سنا دیجئے، (جو کہ اس روز واقع ہوگی) جس دن ان کو دوزخ کی آگ میں پتایا جائے گا، پھر ان سے لوگوں کی پیشانیوں اور ان کی کروٹوں اور ان کی پشتوں کو داغ دیا جائے گا اور یہ جتلیا جائے گا کہ یہ وہ ہے جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کر کے رکھا تھا، سو اب اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ: جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال ایک بڑا زہریلا گنجا سانپ بنایا جائے گا وہ اس کی گردن کے ساتھ لپٹ جائے گا، پھر اس کے دونوں جبرے نوچے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

درحقیقت وہ انسان انتہائی بدنصیب ہے جو اللہ پاک کے عطا کردہ انعامات سے غافل ہو جاتا ہے اور اسے اپنا کمال سمجھنے لگتا ہے، یہ بات تو مسلم ہے کہ بالآخر انسان نے اس دنیا سے گزرنا ہے اور اس جہاں سے انتقال کر کے ایک دوسرے جہاں میں قدم رکھنا ہے جہاں اسے دائمی زندگی بسر کرنی ہے، وہاں صرف نیک اعمال ہی کام آتے ہیں جن سے نفس انسان کو دنیا میں دھوکہ دے کر پہلو تہی کراتا ہے۔

سے مال و اولاد تیری قبر کو جانے کو نہیں
تجھ کو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانے کو نہیں
بن عمل قبر میں کوئی بھی تیرا یار نہیں
کیا قیامت ہے کہ تو اس سے خیردار نہیں

☆ زکوٰۃ کے مسائل

- ☆ سونا و چاندی زیورات کی صورت میں ہوں یا کسی اور صورت میں (جب وہ نصاب کو پہنچ جائے) تو ان میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔
- ☆ نقد رقم اور سامان تجارت پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔
- ☆ جو شخص (غیر سید) صاحب نصاب نہ ہو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، چاہے وہ فقیر ہو، مسکین ہو، قیدی ہو، قرض دار ہو، مسافر ہو یا اللہ کے راستہ میں نکلا ہو اطلب علم یا مجاہد ہو۔
- ☆ زکوٰۃ کے واجب ہونے کیلئے یہ ضروری ہے کہ نصاب پر سال گزر چکا ہو۔
- ☆ اگر سال گزرنے سے پہلے اسی سال یا کئی سالوں کی زکوٰۃ ادا کرے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔
- ☆ اپنے ذاتی استعمال کی چیزوں مثلاً رہائشی گھر، گاڑی، کپڑے، برتن وغیرہ پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔
- ☆ کرایہ پر دیئے ہوئے مکان کی قیمت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، البتہ اُس سے حاصل شدہ کرایہ کو بقیہ مال زکوٰۃ کے ساتھ شامل کیا جائے گا اور زکوٰۃ کی تاریخ آنے پر سارے مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔
- ☆ اگر کسی عورت کے پاس نصاب کے بقدر زیورات ہوں تو اس پر ان کی زکوٰۃ لازم ہے، لہذا اس عورت کے پاس اگر نقد رقم نہ ہو اور کسی صورت میں بھی رقم کا انتظام نہ ہو سکے، تو زیور کو بیچ کر زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔
- ☆ زکوٰۃ کی ادائیگی کی تاریخ یاد رکھی جائے تاکہ بروقت اس دینی فریضے کی ادائیگی ممکن ہو سکے۔
- ☆ زکوٰۃ کے لئے قمری سال کا اعتبار کیا جائے گا۔

روزہ

☆ نماز و زکوٰۃ کی طرح روزہ بھی اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے، جس طرح روزہ اس اُمت پر فرض ہے اسی طرح پچھلی امتوں پر بھی یہ فرض رہا ہے ارشاد خداوندی ہے:

اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جیسے کہ تم سے پہلوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم پر ہیزگار بن سکو۔

صبح صادق کے طلوع سے غروب آفتاب تک ایک مسلمان کا روزہ کی نیت سے کھانے، پینے اور جماع کو چھوڑ دینے کا نام روزہ ہے۔

☆ اسلام میں ماہ رمضان کے پورے روزے رکھنا فرض ہے، جو شخص بغیر کسی شرعی عذر کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے تو یہ بہت ہی بڑا جرم اور گناہ ہے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ: جو شخص بغیر کسی عذر اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے پھر اس کے بدلے ساری عمر بھی روزے رکھے تو اس کا پورا حق ادا نہ ہو سکے گا۔

☆ روزے کی فضیلت و اہمیت کے بارے میں نبی کریم ﷺ کے چند اقوال مبارکہ درج ذیل ہیں:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ، وَ زَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ.

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَ فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ.

☆ روزے میں کھانے پینے اور نفسانی خواہش کے پورا کرنے سے اپنے نفس کو عبادت کی نیت سے روکا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے واسطے اپنی خواہشات اور لذتوں کو قربان کیا جاتا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا ثواب بھی سب سے نرالا اور زیادہ رکھا ہے، ایک حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ: ”بندوں کے تمام نیک اعمال کی جزاء کیلئے ایک قانون مقرر ہے اور ہر عمل کا ثواب اسی مقررہ قانون سے دیا جائے گا، لیکن روزہ اس عام قانون سے مستثنیٰ ہے، اس کے متعلق ایک حدیث قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: روزہ میرے لئے ہے اور اس کا ثواب (براہ راست) میں خود دوں گا، ایک اور حدیث شریف میں

روزہ کو دوزخ کی آگ سے بچانے کیلئے ایک ڈھال قرار دیا گیا ہے۔ فرمایا: **الصَّوْمُ جُنَّةٌ**۔

روزے کا ایک خاص فائدہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی میں تقویٰ اور پرہیزگاری کی صفت پیدا ہوتی ہے، اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پانے کی طاقت آتی ہے اور اللہ کے حکم کے مقابلے میں اپنی خواہش اور چاہت کو دبانے کی عادت پڑ جاتی ہے جس سے روح کی تربیت ہوتی ہے اور اسے ترقی حاصل ہوتی ہے، لیکن یہ سب فوائد تب حاصل ہوں گے جب روزہ رکھنے والا ان تمام باتوں کا لحاظ رکھے جن کی طرف رسول اللہ ﷺ نے رہنمائی فرمائی ہے یعنی روزہ رکھنے والا کھانے پینے کے علاوہ چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے بھی پرہیز کرے، جھوٹ، غیبت، چغل خوری، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑے اور دیگر تمام ظاہری و باطنی گناہوں سے مکمل طور پر بچے۔ ایک حدیث میں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **کتنے ہی روزے دار ایسے ہوتے ہیں کہ (روزہ میں بری باتوں اور برے کاموں سے پرہیز نہیں کرتے جس کی وجہ سے) ان کو بھوک و پیاس کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔**

روزے کے فوائد

انفرادی فوائد کے علاوہ روزے کی کئی اجتماعی حکمتیں بھی ہیں، مثلاً انسان جب خود بھوکا پیاسا رہے گا تو اسے ان لوگوں کی بھوک و پیاس کا بھی احساس ہوگا جو افلاس و تنگدستی کے سبب بسا اوقات بھوکے پیاسے رہ جاتے ہیں اس احساس اور تجربے سے ناداروں کی مدد اور ان سے ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوگا، حدیث شریف میں بھی ماہ رمضان کو **شهر المواساة** یعنی ہمدردی و عنخواری کا مہینہ کہا گیا ہے۔

☆ زیادہ اور بے وقت کھانے سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان سے حفاظت رہے گی۔

☆ ایک ہی جگہ کے لوگ جب ایک وقت میں ایک ہی عبادت میں مصروف ہوں گے، ایک وقت میں سحری کھائیں گے، ایک وقت میں افطار کریں گے، ایک وقت میں نماز تراویح ادا کریں گے اس سے جہاں اللہ سے تعلق میں اضافہ ہوگا، اور عبادت کا ذوق بڑھے گا وہاں باہمی محبت و اخوت اور یگانگت میں اضافہ اور ترقی بھی ہوگی۔

☆ ماہ رمضان کے اختتام پر صدقہ فطر کی ادائیگی سے معاشرہ کے غریب و نادار لوگوں کا تعاون ہوگا اور ان کو اپنے ساتھ خوشیوں میں شریک کرنے کا موقع ملے گا جس سے آپس کی الفت و محبت بڑھے گی۔

اپنے سامانِ تقیش سے اگر فرصت ملے ✨ بیکسوں کا بھی کبھی طرزِ معیشت دیکھ لو

روزے کے مسائل

- ☆ دل سے نیت کرنا روزہ کے درست ہونے کے لئے شرط ہے۔
- ☆ سحری کھانا سنت ہے اور یہ سنت ایک دو لقمے کھانے یا ایک دو گھونٹ پانی پی لینے سے بھی ادا ہو جاتی ہے۔
- ☆ افطار کے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھنا سنت ہے۔

اللَّهُمَّ لَكَ صُومْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ

- ترجمہ: اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔
- اور یہ بھی مستحب ہے کہ افطار کے وقت دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا مانگے۔
- ☆ روزہ کی حالت میں مسواک کرنا خواہ خشک ہو یا تر کسی صورت میں بھی مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔
- ☆ کان میں پانی چلا جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا۔
- ☆ منہ سے نکلا ہوا خون نکلنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اگر خون تھوک سے کم ہو اور خون کا ذائقہ حلق میں محسوس نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

- ☆ بھول کر کچھ کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- ☆ صرف روزہ توڑنے کی نیت سے روزہ نہیں ٹوٹتا جب تک کوئی کام روزہ توڑنے والا نہ کرے۔
- ☆ انجکشن لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا **رگ** اور **بازو** (گوشت) دونوں میں انجکشن لگوانے کا

ایک ہی حکم ہے۔

- ☆ گلو کو زچڑھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ بلا عذر (طاقت کے حصول کیلئے) ایسا کرنا مکروہ ہے۔
- ☆ آنکھ میں دوائی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- ☆ خود بخود قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جان بوجھ کر منہ بھر کے قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

- ☆ خون دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اسی طرح کچھنے لگوانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- ☆ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر روزہ توڑ دے تو اس کو دو ماہ (۶۰ دن) کے مسلسل روزے رکھنے پڑیں گے، اگر درمیان میں ایک دن کا بھی ناغہ (وقفہ) آجائے تو نئے سرے سے رکھنے پڑیں گے۔
- ☆ اگر یہ سمجھ کر کہ افطاری کا وقت ہو گیا ہے غلطی سے وقت سے پہلے افطار کر لیا تو اس صورت میں صرف قضاء لازم ہوگی۔

- ☆ وضو یا غسل میں کلی کرتے وقت غلطی سے اگر پانی حلق سے نیچے اتر جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔

- ☆ روزہ کی حالت میں غرارہ کرنا اور ناک میں اوپر تک پانی چڑھانا ممنوع ہے۔
- ☆ انہیلر (وینٹولین پمپ) جس کو سانس کے مریض استعمال کرتے ہیں اس کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے مجبوری میں استعمال کی صورت میں صرف قضا لازم ہوگی جبکہ بلا وجہ اس کے استعمال سے قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

- ☆ اگر کوئی شخص سحری کے لئے نہ اٹھ سکا اور بغیر کھائے پیئے روزے کی نیت کر لی تو روزہ درست ہوگا۔
- ☆ سحری کے وقت کے ختم ہونے کی اصل حد صبح صادق کا طلوع ہونا ہے اذان اور سائرین وغیرہ اس کا اعلان ہیں، ان میں غلطی اور بھول بھی ہو سکتی ہے لہذا اصل اعتبار وقت کا ہے۔

ج

اسلام کا پانچواں رکن حج ہے، ہر صاحب استطاعت، عاقل، بالغ مسلمان مرد و عورت پر زندگی میں ایک بار حج فرض ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

فرائض حج



☆ احرام یعنی نیت کرنا اور تلبیہ یعنی لبیک کہنا یا اس کی جگہ ایسے کلمات کہنا جن میں اللہ کی بڑائی کا بیان ہو
☆ وقوف عرفہ (۹ ذی الحجہ کے دن زوال کے بعد عرفات کے میدان میں ٹھہرنا) تھوڑی دیر ٹھہرنے سے بھی یہ فرض ادا ہو جائے گا۔ ☆ طواف زیارت

واجبات حج



☆ وقوف مزدلفہ (دس ذی الحجہ صبح صادق اور طلوع آفتاب کے درمیان کچھ وقت ٹھہرنا)
☆ تینوں دن رمی جمرات (شیطان کو کنکریاں مارنا) ☆ قربانی (یہ حکم صرف قارن و متمتع کیلئے ہے)
☆ حلق یا قصر ☆ صفا مروہ کی سعی ☆ طواف وداع (یہ ان لوگوں کیلئے ہے جو مکہ میں مستقل مقیم نہ ہوں)

ممنوعات احرام



مرد کیلئے سلا ہوا کپڑا پہننا، البتہ عورت پہن سکتی ہے ☆ مرد کا دن یارات میں اپنا سر یا چہرہ ڈھانپنا
البتہ عورت اپنا سر اور چہرہ نامحرم سے ڈھانپنے لیکن نقاب چہرے کو نہ لگے، دور رہے ☆ بدن کے کسی حصے کے بال مونڈھنا، کاٹنا یا توڑنا ☆ ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹنا ☆ بدن یا کپڑے پر خوشبو لگانا ☆ مرد کا ایسا جوتا پہننا جس میں قدم پر ابھری ہوئی نیچ کی ہڈی چھپ جائے، البتہ عورت پہن سکتی ہے۔

حج ایک فریضہ ہے جس کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک خاص جگہ بیت اللہ شریف اور اس

کے آس پاس چند خاص مقامات کو متعین فرمایا ہے۔

بیت اللہ شریف (خانہ کعبہ) روئے زمین پر سب سے پہلی عبادت گاہ ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ اللہ کے حکم سے فرشتوں نے اسے تعمیر کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کو طواف کا حکم ہوا، طوفان نوح میں کعبہ کی عمارت منہدم ہوئی اس کے بعد اللہ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے پرانی بنیادوں پر اس کی از سر نو تعمیر کی، اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ملا کہ لوگوں میں اعلان کریں کہ اس گھر کی زیارت (حج) کیلئے آئیں، ارشاد ہوا:

وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ (الآیہ)

حج فرض ہونے کے باوجود حج میں کوتاہی پر بڑی وعید آئی ہے، حدیث کا مفہوم ہے فرمایا کہ: جس شخص کے پاس حج پر جانے کا خرچہ اور سواری کا انتظام ہو کوئی شرعی عذر اور رکاوٹ نہ ہو پھر بھی وہ کوتاہی کرے تو چاہے وہ یہودی ہو کر مر جائے یا نصرانی، آپ ﷺ نے حج کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا!

مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

الْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.

حج کیلئے مختلف ممالک سے آنے والوں کیلئے میقات مقرر ہیں جہاں سے احرام باندھنا اور نیت کرنا ضروری ہوتا ہے۔ حج و عمرہ پر جانے والے بارگاہ خداوندی میں اپنی حاضری کا اعلان ان الفاظ سے کرتے ہیں۔

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ،

إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ.

خانہ کعبہ کی قدر و منزلت کا اندازہ اس سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ حدیث میں آتا ہے کہ اس گھر پر اللہ تعالیٰ روزانہ ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے، ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کیلئے، چالیس وہاں نماز پڑھنے والوں کیلئے اور بیس ان کیلئے جو صرف خانہ کعبہ کو دیکھ رہے ہوں۔ مسجد حرام میں نماز پڑھنے پر ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

حج کا اصل مقصد اللہ کی خوشنودی کا حصول ہے۔ اس عظیم اجتماع کی وجہ سے اسلامی اتحاد کو برقرار رکھا جاتا ہے اور مختلف رنگ و نسل کے مسلمانوں کی اخوت و یک جہتی کو تقویت ملتی ہے، مسلمان سربراہوں، علماء کرام اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والوں کو باہمی تبادلہ خیال کے بھی مواقع میسر آتے ہیں۔

حج و عمرہ کے سفر میں نبی کریم ﷺ کے روضہ اقدس کی زیارت باعث سعادت اور اہم ترین نیکیوں میں سے ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ: جو صرف میری زیارت کے ارادے سے آئے وہ قیامت میں میرا پڑوسی ہوگا، نیز فرمایا: جس نے میرے وصال کے بعد حج کے موقع پر میری زیارت کی، گویا کہ اس نے زندگی میں میری زیارت کی۔

☆ مسجد نبوی میں نماز کا ثواب کم از کم ایک ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔

☆ مسجد قبا میں ۲ رکعت نفل پڑھنے پر عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

ان دو مسجدوں کے علاوہ مدینہ منورہ کی بعض تاریخی مساجد کے نام یہ ہیں۔

مسجد فتح، مسجد جمعہ، مسجد قبلتین، مسجد اجابہ اور مسجد غمامہ وغیرہ۔

مسجد نبوی میں منبر رسول ﷺ اور روضہ اقدس کی درمیانی جگہ کو جنت کے باغوں میں سے ایک

باغ قرار دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِثْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ .

حج سے متعلق بعض مقامات کے نام

ملتزم، حطیم، میزاب رحمت، حجر اسود، مقام ابراہیم، برز زمزم، صفا، مروہ، منی، مزدلفہ، عرفات،

جبل رحمت اور تنعیم وغیرہ۔

حج سے متعلق بعض اصطلاحات کے نام

افراد، تمتع، قرآن، تلبیہ، اضطباع، رمل، طواف قدوم، طواف زیارت، طواف وداع، استلام، سعی،

رمی جمرات، حلق، قصر، دم۔

آپ حج اس طرح کیجئے

- ☆ ۸ ذوالحجہ کو حج کرنے کی نیت کریں نماز فجر کے بعد احرام باندھیں اس کے بعد دو رکعت نفل ادا کریں پھر طواف کریں اور ظہر سے پہلے منیٰ کیلئے روانہ ہو جائیں۔
- ☆ منیٰ میں پانچ نمازیں (ظہر تا فجر) مکمل کریں۔
- ☆ ۹ ذوالحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات کو جائیں۔
- ☆ عرفات میں قیام کریں ہو سکے تو مسجد منورہ میں خطبہ حج سنیں اور ظہر و عصر کی نمازیں امام حج کی اقتداء میں اکٹھی پڑھیں۔
- ☆ اگر آپ خیموں میں ہیں تو پھر ظہر اور عصر اپنے اپنے وقت پر ادا کریں۔
- ☆ غروب آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ کو روانگی کے دوران تلبیہ پڑھتے جائیں۔
- ☆ مزدلفہ پہنچ کر نماز مغرب اور عشاء ملا کر ادا کریں۔
- ☆ ۱۰ ذوالحجہ فجر کی نماز مزدلفہ میں ادا کریں طلوع آفتاب سے کچھ قبل مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہو جائیں۔
- ☆ ۱۰ ذوالحجہ کو اپنے خیموں میں جا کر سامان رکھیں۔
- ☆ تلبیہ پڑھتے ہوئے جمرات کی طرف جا کر صرف بڑے جمرہ کو اللہ اکبر کہتے ہوئے سات کنکریاں ماریں اور پہلی کنکری کے ساتھ ہی تلبیہ پڑھنا بند کر دیں۔
- ☆ قربانی کیلئے تشریف لے جائیں اور قربانی کریں۔
- ☆ قربانی ۱۱ اور ۱۲ ذوالحجہ کو بھی کی جاسکتی ہے۔
- ☆ قربانی کرنے کے بعد حلق کروائیں (بال منڈوائیں)۔
- ☆ استرے سے حلق کرانا افضل ہے قصر بھی کر سکتے ہیں عورتوں کو (تقریباً) ایک انچ بال کاٹنے چاہئے۔
- ☆ حلق کے بعد اب احرام کھول دیجئے۔
- ☆ غسل کر کے اب سہلے ہوئے کپڑے پہن سکتے ہیں۔
- ☆ منیٰ میں ۱۰، ۱۱، ۱۲، ذوالحجہ تک قیام کرنا سنت ہے۔

- ☆ منی سے طواف زیارت کیلئے خانہ کعبہ چلے جائیں۔
 - ☆ طواف زیارت حجر اسود سے شروع کریں۔
 - ☆ طواف کے دوران تیسرا کلمہ یا کوئی بھی دعا پڑھیں۔
 - ☆ رکن یمانی سے حجر اسود تک ہر چکر میں رَبَّنَا اَتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً والی دعا پڑھیں۔
 - ☆ طواف مکمل کرنے کے بعد مقام ابراہیم کے نزدیک یا مسجد حرام میں جہاں میسر ہو دو رکعت نماز نفل ادا کریں۔
 - ☆ آب زمزم خوب سیر ہو کر پیئیں اور یہ دعا پڑھیں:
- اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ
- ☆ اب سعی کیلئے جائیں صفا سے مروہ تک ایک چکر پھر مروہ سے صفا تک دوسرا چکر مکمل ہو جائے گا۔
 - ☆ سعی مکمل کرنے کے بعد اب منی میں جا کر ٹھہرنا چاہئے، مکہ میں نہ ٹھہریں۔
 - ☆ ۱۱ ذوالحجہ کو زوال کے بعد پہلے چھوٹے پھر درمیانے اور پھر بڑے جمرہ کو سات سات کنکریاں ماریں۔
 - ☆ آخری جمرہ کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا نہ کریں البتہ اس سے پہلے والے جمرات میں دعا کر سکتے ہیں۔
 - ☆ کنکریاں مار کر واپس اپنے خیموں میں چلے جائیں اور رات منی ہی میں قیام کریں۔
 - ☆ ۱۲ ذوالحجہ کو زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنے کیلئے جائیں۔
 - ☆ تینوں جمرات کو اس ترتیب سے کنکریاں ماریں جس طرح ۱۱ ذوالحجہ کو ماری تھیں۔
 - ☆ بارہویں تاریخ کو غروب سے پہلے مکہ مکرمہ جاسکتے ہیں، غروب کے بعد جانا مکروہ ہے۔
 - ☆ اگر تیرہویں تاریخ کی صبح صادق منی میں ہو جائے تو اس دن کی رمی بھی لازم ہو جائے گی۔
 - ☆ اپنے وطن واپس جانے سے پہلے طواف وداع کر لیں۔

سیرتِ طیبہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
قَالَ لَقَدْ

ابتدائی معلومات

سوال: دنیا میں کتنے پیغمبر تشریف لائے؟

جواب: دنیا میں تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول اور نبی تشریف لائے۔

سوال: سب سے پہلے اور سب سے آخری نبی کا نام کیا ہے؟

جواب: سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

سوال: نبی اکرم ﷺ سے پہلے کون سے پیغمبر آئے تھے؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تھے۔

سوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کے درمیان کتنے سال کا وقفہ گذرا؟

جواب: تقریباً پانچ سو ستر سال کا۔

سوال: رسول اور نبی میں کیا فرق ہے؟

جواب: رسول اس پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو، جبکہ نبی کا لفظ عام ہے ہر پیغمبر کو کہا جاتا ہے خواہ انہیں نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو یا وہ پہلی شریعت اور کتاب ہی کے تابع ہوں۔

نبی کریم ﷺ کی ولادت مبارکہ

سوال: آپ ﷺ کی ولادت کہاں ہوئی؟

جواب: آپ ﷺ مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اور یہی شہر آپ کا آبائی وطن بھی تھا۔

سوال: آپ ﷺ کی ولادت کی تاریخ اور دن کیا ہے؟

جواب: آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ربیع الاول کے مہینے میں پیر کے دن بمطابق اپریل ۱۲ھ

سن عیسوی کو ہوئی۔

سوال: آپ ﷺ کا کیا نام تھا اور یہ نام کس نے رکھا تھا؟

جواب: آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کا نام مُحَمَّد اور والدہ محترمہ نے أَحْمَد رکھا تھا۔

نسب نامہ شریف

سوال: آپ ﷺ کے والد محترم اور والدہ محترمہ کا کیا نام تھا؟

جواب: آپ ﷺ کے والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ تھا۔

سوال: والد محترم کی طرف سے آپ ﷺ کا سلسلہ نسب کیا ہے؟

جواب: مُحَمَّد بنُ عَبْدِ اللَّهِ بنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بنِ هَاشِمِ بنِ عَبْدِ مَنَافِ بنِ قُصَيِّ بنِ كِلَابِ ابنِ مُرَّةِ بنِ كَعْبِ بنِ لُؤَيِّ بنِ غَالِبِ بنِ فِهْرِ بنِ مَالِكِ بنِ نَضْرِ بنِ كِنَانَةَ بنِ خُزَيْمَةَ بنِ مُدْرِكَةَ بنِ الْيَاسِ بنِ مُضَرَ بنِ نَزَارِ بنِ مَعْدَنِ .

سوال: آپ ﷺ کی دادی اور نانی کا کیا نام تھا؟

جواب: آپ ﷺ کی دادی کا نام فَاطِمَةُ بنتِ عَمْرِو اور نانی کا نام بَرَّة بنت عبد العزیٰ تھا۔

سوال: والدہ محترمہ کی طرف سے آپ ﷺ کا سلسلہ نسب کیا تھا؟

جواب: مُحَمَّد بنِ اِمْنَةَ بنتِ وَهَبِ بنِ عَبْدِ مَنَافِ بنِ زُهْرَةَ بنِ كِلَابِ بنِ مُرَّةِ .

سوال: آپ ﷺ کے قبیلہ اور خاندان کا کیا نام تھا؟

جواب: آپ ﷺ کے قبیلہ کو قُرَیش اور خاندان کو بَنُو هَاشِم کہا جاتا ہے۔

سوال: آپ ﷺ کے چچاؤں کے نام کیا ہیں؟

جواب: عَبَّاس، حَمْزَه، أَبُو طَالِبِ (عَبْد مَنَافِ) زُبَیْر، حَارِث، جَحْلَاء، مُقَوِّم، ضِرَار،

ابُو لَهَب (عَبْدُ الْعُزَّى) (بحوالہ سیرت ابن ہشام)

سوال: آپ ﷺ کی پھوپھیوں کے کیا نام تھے؟

جواب: صَفِیَّة، اُمِّ حَکِیم (البیضاء) عَاتِكَةُ، اُمِّیْمَةُ، اَرْوَى، بَرَّة (بحوالہ سیرت ابن ہشام)

رضاعت و پرورش

سوال: حضور ﷺ نے کس کس کا دودھ پیا، ترتیب وار بیان کریں؟

جواب: آپ ﷺ نے سب سے پہلے اپنی والدہ پھر ثویبہ اور اس کے بعد حلیمہ سعدیہ کا دودھ پیا۔

سوال: آپ ﷺ کو رضاعت کیلئے شہر سے باہر کیوں لے جایا گیا؟

جواب: اس لئے کہ عرب کا دستور تھا کہ وہ بچے کو دودھ پلانے والی عورتوں کے سپرد کر کے اچھی آب و ہوا والے مقام پر بھیج دیا کرتے تھے، آپ کو بھی اسی دستور کے مطابق شہر سے باہر لے جایا گیا۔

سوال: حضرت حلیمہ کس قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں؟

جواب: ہوازن کے قبیلہ سے۔

سوال: آپ ﷺ کے رضاعی والد (حضرت حلیمہ کے شوہر) کا کیا نام تھا؟

جواب: حارث بن عبد العزی۔

سوال: آپ ﷺ کے رضاعی بھائی بہن کتنے تھے؟

جواب: دو رضاعی بھائی عبد اللہ اور حذیفہ اور دو رضاعی بہنیں انیسہ اور شیماء تھیں۔

سوال: ثویبہ کے رضاعی تعلق سے آپ ﷺ کے کونسے چچا آپ کے رضاعی بھائی بھی بن گئے تھے؟

جواب: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ۔

سوال: حضرت حلیمہ کے پاس آپ ﷺ کتنے برس رہے؟

جواب: چھ برس۔

والدین کا انتقال

سوال: آپ ﷺ کے والد ماجد کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: آپ ﷺ کے والد نے مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کی پیدائش سے دو ماہ پہلے وفات پائی۔

سوال: آپ ﷺ کی والدہ محترمہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: مَکَّہ مَکْرَمَہ اور مَدِینَہ مُنَوَّرَہ کے درمیان اَبَوَاء نامی گاؤں میں ان کی وفات ہوئی، اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک چھ سال تھی۔

کفالت

سوال: والدہ محترمہ کی وفات کے بعد آپ کی پرورش کس نے کی؟

جواب: آپ کے دادا عبدالمطلب نے۔

سوال: حضرت عبدالمطلب نے کتنی عمر پائی؟ ان کی وفات کے وقت حضور ﷺ کی عمر کیا تھی؟

جواب: حضرت عبدالمطلب نے بیاسی برس کی عمر پائی اور حضور ﷺ کی عمر مبارک اس وقت تقریباً آٹھ سال تھی۔

سوال: دادا کی وفات کے بعد پرورش کی ذمہ داری کس کے سپرد ہوئی؟

جواب: آپ ﷺ کے چچا ابوطالب کے سپرد ہوئی۔

شام کا پہلا سفر

سوال: جب آپ ﷺ نے شام کا پہلا سفر فرمایا تو اس وقت آپ ﷺ کی عمر کیا تھی؟ اور آپ کے ساتھ کون تھے؟

جواب: آپ ﷺ نے بارہ برس کی عمر میں شام کا پہلا سفر فرمایا، آپ ﷺ اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ تھے۔

سوال: اس سفر میں عیسائی راہب سے ملاقات کس جگہ ہوئی؟ راہب کا نام کیا تھا؟

جواب: جگہ کا نام بُصْرَی تھا، راہب کا نام جَرَجِیس تھا، جو بَحِیرَا کے لقب سے مشہور تھا۔

سوال: عیسائی راہب نے آپ ﷺ کے متعلق کیا کہا تھا؟

جواب: اس نے کہا کہ یہ وہی نبی برحق ہے جس کو اللہ تعالیٰ پورے عالم کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گا، اس کو آگے نہ لے جائیں، یسن کرا ابوطالب نے آپ ﷺ کو وہیں سے واپس کر دیا۔

شام کا دوسرا سفر

- سوال:** شام کا دوسرا سفر آپ ﷺ نے کس کے ساتھ فرمایا اور اس وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟
- جواب:** حضرت خَدِیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام **میسرہ** کے ساتھ سفر فرمایا جبکہ آپ کی عمر پچیس سال تھی۔
- سوال:** اس سفر میں کس جگہ اور کس راہب سے ملاقات ہوئی؟
- جواب:** **بُصْرٰی** نامی مقام پر **نَسْطُورًا** راہب سے ملاقات ہوئی۔
- سوال:** اس سفر کی غرض کیا تھی؟
- جواب:** یہ سفر آپ ﷺ نے حضرت خَدِیجہ رضی اللہ عنہا کا مال لے کر تجارت کی غرض سے فرمایا تھا۔
- سوال:** اس سفر کا تجارتی اعتبار سے کیا نتیجہ نکلا؟
- جواب:** حضور ﷺ کی برکت سے اس مرتبہ مال میں حضرت خَدِیجہ رضی اللہ عنہا کو اس قدر نفع ہوا کہ اس سے پہلے اتنا نفع کبھی نہ ہوا تھا۔

رشتہ ازدواج

- سوال:** آپ ﷺ نے سب سے پہلا نکاح کس سے اور کب فرمایا؟
- جواب:** حضرت خَدِیجہ بنت خُوَیْلِد رضی اللہ عنہا سے پچیس برس کی عمر میں۔
- سوال:** حضرت خَدِیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر اس وقت کیا تھی؟
- جواب:** ان کی عمر چالیس سال تھی۔
- سوال:** یہ نکاح کس نے پڑھایا؟ اور مہر کیا مقرر ہوا؟
- جواب:** آپ کے چچا ابوطالب نے نکاح پڑھایا اور مہر پانچ سو درہم مقرر ہوا۔
- سوال:** کیا حضرت خَدِیجہ رضی اللہ عنہا کی حیات میں آپ ﷺ نے کسی اور سے بھی نکاح فرمایا تھا؟
- جواب:** ان کی حیات میں آپ ﷺ نے کسی اور سے نکاح نہیں فرمایا۔
- سوال:** حضرت خَدِیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت آپ ﷺ کی عمر کیا تھی؟
- جواب:** تقریباً پچاس برس تھی۔

آغازِ وحی

سوال: حضور اکرم ﷺ پر نزولِ وحی کا آغاز کب ہوا؟

جواب: آپ ﷺ پر نزولِ وحی کا آغاز چالیس سال کی عمر میں ہوا، جبکہ آپ ﷺ غارِ حراء (جبلِ نور) میں عبادت فرما رہے تھے۔

سوال: آپ ﷺ پر سب سے پہلے کون سی آیات نازل ہوئیں؟

جواب: سورۃ علق کی ابتدائی آیات۔

سوال: آپ ﷺ پر وحی لانے والے فرشتے کا نام کیا ہے؟

جواب: حضرت جبرائیل علیہ السلام۔

سوال: آپ ﷺ کو نزولِ وحی کے بعد سب سے پہلے کس عبادت کا حکم دیا گیا؟

جواب: نماز کا۔

تبلیغِ اسلام کا آغاز

سوال: آپ ﷺ نے تبلیغ کا آغاز کس طرح فرمایا؟

جواب: سب سے پہلے آپ ﷺ نے قریش کی مخالفت کی بنا پر اللہ کے حکم کے مطابق خفیہ طور پر اسلام کی تبلیغ فرمائی اور اپنے عزیزوں اور مخلص دوستوں کو اسلام کی دعوت دی، لیکن جب اللہ کی طرف سے علی الاعلان تبلیغ کا حکم آیا تو آپ ﷺ نے کسی کی مخالفت کی پروا کئے بغیر لوگوں کو اعلانیہ طور پر اسلام کی طرف بلانا شروع فرمادیا۔

سوال: سب سے پہلے اسلام لانے والے کون ہیں؟

جواب: آزاد مردوں میں حضرت ابوبکر، عورتوں میں حضرت خدیجہ، بچوں میں حضرت علی اور غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم سب سے پہلے اسلام لائے۔

سوال: پوشیدہ طور پر اسلام کی تبلیغ کتنے برس رہی؟

جواب: تقریباً تین برس تک۔

سوال: ان تین برس میں کتنے افراد نے اسلام قبول کیا؟
جواب: تقریباً تیس افراد مسلمان ہوئے۔

طائف کا سفر

سوال: اسلام کی تبلیغ کیلئے آپ ﷺ نے طائف کا سفر کب فرمایا؟
جواب: ۱۰ھ نبوی کو ماہ شوال کے اخیر میں۔

سوال: طائف کے سفر میں آپ ﷺ کے ہمراہ کون تھے؟

جواب: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔

سوال: طائف میں آپ ﷺ نے تبلیغ اسلام کے سلسلے میں کن تین سرداروں سے گفتگو فرمائی تھی؟
اور وہ کس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: آپ ﷺ نے عبد یالیل، مسعود اور حبیب سے گفتگو فرمائی، تینوں قبیلہ ثقیف سے تعلق رکھتے تھے۔

سوال: اہل طائف نے آپ ﷺ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: کسی نے آپ ﷺ کی بات نہیں مانی، بلکہ اوباش لڑکوں سے کہا کہ وہ آپ ﷺ پر پتھر برسائیں۔

سوال: طائف سے واپسی پر آپ ﷺ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب: جنات سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے قرآن پاک کی آیات سن کر اسلام قبول کیا۔

سوال: آپ ﷺ طائف سے کب تشریف لائے؟

جواب: ایک ماہ بعد ذیقعدہ ۱۰ھ نبوی میں واپس تشریف لائے۔

واقعہ معراج

سوال: معراج اور اسراء کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے نبی کریم ﷺ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور

مسجد اقصیٰ سے ساتوں آسمانوں تک (اسی جسم اور روح کے ساتھ بحالت بیداری) ایک ہی شب میں

لے گئے، اس سفر کا پہلا مرحلہ **اِسْرَاء** اور دوسرا مرحلہ **مِعْرَاج** کہلاتا ہے۔

سوال: معراج کا واقعہ کب رونما ہوا؟

جواب: مشہور قول کے مطابق معراج کا واقعہ نبوت کے گیارہویں سال رجب کی ستائیس تاریخ کو ظہور پذیر ہوا۔

سوال: اس سفر میں کون سے فرشتے آپ ﷺ کے ساتھ تھے؟

جواب: حضرت **جبرائیل** و **میکائیل** علیہما السلام اس سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

سوال: آسمانوں پر کن انبیاء کرام سے آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی؟

جواب: پہلے آسمان میں حضرت **اِدم**، دوسرے میں حضرت **عیسیٰ** اور **یحییٰ**، تیسرے میں حضرت **یونس**، چوتھے میں حضرت **ادریس**، پانچویں میں حضرت **ہارون**، چھٹے میں حضرت **موسیٰ** اور ساتویں میں حضرت **ابراہیم** علیہم الصلوٰۃ والسلام سے آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی۔

سفر ہجرت

سوال: ہجرت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے وطن کو چھوڑنا **ہجرت** کہلاتا ہے۔

سوال: آپ ﷺ نے کس شہر کی طرف ہجرت فرمائی؟

جواب: آپ ﷺ نے **مکہ مکرمہ** چھوڑ کر **مدینہ منورہ** کی طرف ہجرت فرمائی۔

سوال: اس سفر میں آپ ﷺ کے ساتھی کون تھے؟

جواب: حضرت **ابوبکر صدیق** رضی اللہ عنہ۔

سوال: آپ ﷺ نے اس سفر کے درمیان کہاں قیام فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے تین دن **غار ثور** میں قیام فرمایا۔

غزوات

سوال: جہاد کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ کے راستے میں کفار سے مقابلہ کرنے کو جہاد کہا جاتا ہے۔

سوال: غزوہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: غزوہ اس لڑائی کو کہا جاتا ہے جس میں آنحضرت ﷺ خود بنفس نفیس شامل ہوئے ہوں۔

سوال: غزوات کی کل تعداد کتنی ہے؟

جواب: غزوات کی کل تعداد ستائیس ہے۔

سوال: سب سے پہلے اور آخری غزوہ کا نام بتائیے؟

جواب: سب سے پہلا غزوہ غزوہ ابواء اور سب سے آخری غزوہ غزوہ تبوک ہے۔

سوال: مشہور غزوات کے نام بتائیے؟

جواب: مشہور غزوات کے نام یہ ہیں۔ بدر، اُحد، خندق، خیبر، حنین، تبوک، فتح مکہ۔

معجزات

سوال: معجزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: کوئی ایسی انہونی بات یا کام جو اللہ کے حکم سے کسی نبی کے ہاتھوں ظاہر ہو معجزہ کہلاتا ہے۔

سوال: آپ ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ کیا ہے؟

جواب: آپ ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید ہے، جو آج تقریباً چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود بھی تحریف و تبدیلی سے محفوظ ہے۔

سوال: آپ ﷺ کے مشہور معجزات کیا ہیں؟

جواب: آپ ﷺ کے مشہور معجزات میں شق القمر (یعنی چاند کا آپ کی انگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے ہونا) آپ کا معراج کے لئے جانا، آپ کی انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا اور درختوں اور پتھروں کا آپ کو سلام کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

سوال: مُعْجَزَہ کا مقصد کیا ہوتا ہے؟
 جواب: مُعْجَزَہ اللہ کی طرف سے ایک نبی کے لئے اس کی نبوت کی تصدیق اور مخالفین کیلئے ایک کھلی نشانی ہوتی ہے۔

ازواجِ مطہرات

سوال: آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات کی تعداد کتنی تھی؟
 جواب: آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات کی تعداد گیارہ تھی۔
 سوال: ازواجِ مطہرات کے نام نکاح کی ترتیب کے مطابق کیا ہیں؟
 جواب: حضرت خدیجہ، حضرت سودہ، حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت زینب، حضرت اُمّ سلمہ، حضرت زینب بنت جحش، حضرت جویریہ، حضرت اُمّ حبیبہ، حضرت صفیہ اور حضرت میمونہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہن۔
 سوال: آپ ﷺ کے وصال کے وقت آپ ﷺ کی کتنی ازواجِ حیات تھیں؟
 جواب: آپ ﷺ کے وصال کے وقت آپ ﷺ کی نو (9) ازواجِ حیات تھیں۔
 سوال: وہ کونسی ازواجِ مطہرات ہیں جنہوں نے آپ ﷺ سے پہلے انتقال فرمایا؟
 جواب: حضرت خدیجہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہما۔
 سوال: آپ ﷺ کی اولاد کونسی زوجہِ مطہرہ سے ہوئیں؟
 جواب: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ جو کہ آپ کی باندی ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔
 اس کے علاوہ آپ کی ساری اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوئیں۔

اولادِ کرام

سوال: آپ ﷺ کی اولاد کی تعداد کتنی ہے؟
 جواب: آپ ﷺ کی اولاد کی تعداد سات ہے، تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں۔

سوال: وہ کونسی صاحبزادی ہیں جن سے آپ ﷺ کی نسل چلی؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا۔

سوال: اولاد میں سب سے پہلے کون پیدا ہوئے؟

جواب: حضرت قاسم رضی اللہ عنہ۔

سوال: حضور اکرم ﷺ کے صاحبزادوں کے نام کیا ہیں؟

جواب: حضرت قاسم، حضرت عبد اللہ، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہم۔

سوال: حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کی ولادت اور وفات کب ہوئی؟

جواب: حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کی ولادت آپ کی نبوت سے قبل ہوئی اور دو سال بعد نبوت سے قبل ان کی وفات ہو گئی۔

سوال: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت اور وفات کب ہوئی؟

جواب: ۸۔ ہجری ماہ ذی الحجہ میں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی، اور پندرہ یا سولہ ماہ زندہ رہنے کے بعد ۱۰۔ ہجری میں ان کا انتقال ہو گیا۔

سوال: آپ ﷺ کی صاحبزادیوں کے نام کیا ہیں؟

جواب: حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن۔

سوال: آپ ﷺ کی صاحبزادیوں کا نکاح کس کس سے ہوا؟

جواب: حضرت زینب کا نکاح ابوالعاص بن ربیع سے، حضرت فاطمہ کا حضرت علی سے، حضرت رقیہ کا حضرت عثمان سے اور حضرت ام کلثوم کا نکاح بھی حضرت رقیہ کی وفات کے بعد حضرت عثمان سے ہوا۔ (رضی اللہ عنہم وعنہن)

مرض وفات

سوال: آپ ﷺ کے مرض وفات کا آغاز کس تاریخ اور کس دن ہوا؟

جواب: ۱۱۔ ہجری انتیس صفر بروز پیر آپ ﷺ کو درِ سر شروع ہوا، جو بڑھتا چلا گیا۔

سوال: آپ ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ کا آخری ہفتہ کہاں گزارا؟
جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے (کمرے) میں۔

سوال: آپ ﷺ کتنے روز بیمار رہے؟

جواب: تقریباً تیرہ یا چودہ روز آپ ﷺ بیمار رہے۔

سوال: نبی اکرم ﷺ نے سب سے آخری نماز کونسی پڑھائی؟

جواب: جمعرات کے روزِ مغرب کی نماز۔

سوال: آپ ﷺ نے مرضِ وفات میں کن کن نماز پڑھانے کا حکم دیا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو۔

سانحہ وفات

سوال: وفات کا سانحہ کب اور کہاں ہوا؟

جواب: ربیع الاول ۱۱ھ ہجری بروز پیر بمطابق جون ۱۳۲ عیسوی کو مدینہ منورہ میں ہوا۔

سوال: وفات کے وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک کیا تھی؟

جواب: وفات کے وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

تکفین و تدفین

سوال: آپ ﷺ کے کفن میں کتنے کپڑے تھے؟

جواب: صرف تین سفید چادریں تھیں جن میں آپ کو دفنایا گیا تھا۔

سوال: نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کس نے کھودی تھی؟

جواب: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے۔

سوال: آپ ﷺ کی نماز چٹازہ پڑھنے کا کیا طریقہ اپنایا گیا تھا؟

جواب: آنحضرت ﷺ کی نماز چٹازہ عام دستور کے مطابق جماعت کے ساتھ نہیں ہوئی اور نہ اس میں کوئی امام بنا بلکہ آپ ﷺ کی وصیت کے مطابق تجہیز و تکفین کے بعد چٹازہ مبارک حجرہ شریفہ میں رکھا گیا پھر مردوں کے مختلف گروہ باری باری نماز چٹازہ پڑھتے رہے، پہلے اہل بیت پھر مہاجرین اور پھر انصار نے آپ ﷺ کی نماز چٹازہ ادا کی، ان کے بعد عورتوں اور پھر بچوں نے بھی آپ ﷺ کی نماز چٹازہ ادا کی، اس ترتیب کے ساتھ نماز چٹازہ آپ ﷺ کی خصوصیت تھی۔

ایام علالت میں آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر (جو بعد میں آپ کی آخری آرام گاہ بنی) میں اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو اسی طرح عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔

سوال: نماز چٹازہ کس روز پڑھی گئی اور تدفین کب ہوئی؟

جواب: منگل کے روز نماز چٹازہ پڑھی گئی اور بدھ کی رات تدفین عمل میں آئی۔

سوال: آپ ﷺ کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں، جہاں آپ ﷺ کی وفات ہوئی تھی۔

خلفاء راشدین

سوال: آپ ﷺ کے بعد مسلمانوں نے پہلا خلیفہ کن کو منتخب کیا؟

جواب: آپ ﷺ کے بعد مسلمانوں نے پہلا خلیفہ بالاتفاق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو منتخب کیا۔

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر خلفاء راشدین کے نام خلافت کی ترتیب کے اعتبار سے کیا ہیں؟

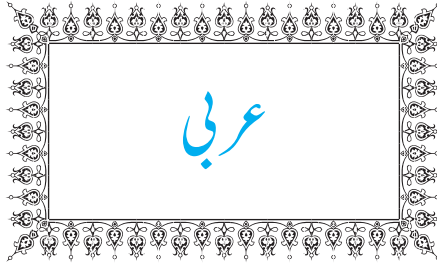
جواب: حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ



حصہ چہارم

عربی • انگلش



اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کی بے شمار نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ایک ماں باپ **آدم و حوا علیہما السلام** کی اولاد ہونے کے باوجود اس دنیا میں بسنے والے انسان بے شمار مختلف زبانیں اور بولیاں بولتے ہیں، انہی زبانوں میں سے ایک زبان **عربی** بھی ہے جو دنیا کی فصیح ترین زبان ہے، یہ زبان ہماری مذہبی زبان ہے، قرآن کریم جو کہ اللہ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے اسی زبان میں اتارا گیا ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان بھی عربی تھی، آپ ﷺ کے ارشادات جو احادیث کہلاتے ہیں عربی زبان ہی میں ہیں، اس کے علاوہ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی تشریح سب سے پہلے اسی زبان میں کی گئی ہے۔

الغرض دین کی صحیح سمجھ حاصل کرنے کا مدار عربی زبان پر ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ فَإِنَّهَا مِنْ دِينِكُمْ

عربی زبان سیکھو کیونکہ یہ تمہارے دین کا حصہ ہے

ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس زبان اور اسکے بولنے والوں سے محبت رکھیں، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: **تین باتوں کی وجہ سے اہل عرب سے محبت رکھو، اسلئے کہ میں عربی ہوں، قرآن عربی میں ہے اور جنت والوں کی زبان عربی ہے۔**

کتاب کے اس حصہ میں چند موضوعات کے تحت عربی زبان میں استعمال ہونے والے مفرد الفاظ اور جملوں کو ذکر کیا گیا ہے تاکہ بچوں کو عربی زبان سے انس و محبت پیدا ہو سکے اور اسے مزید سیکھنے کا شوق پیدا ہو۔

الْأَعْدَادُ

Two	اِثْنَانِ	One	وَاحِدٍ
Four	أَرْبَعَةٌ	Three	ثَلَاثَةٌ
Six	سِتَّةٌ	Five	خَمْسَةٌ
Eight	ثَمَانِيَةٌ	Seven	سَبْعَةٌ
Ten	عَشْرَةٌ	Nine	تِسْعَةٌ
Thirty	ثَلَاثُونَ	Twenty	عِشْرُونَ
Fifty	خَمْسُونَ	Forty	أَرْبَعُونَ
Seventy	سَبْعُونَ	Sixty	سِتُّونَ
Ninety	تِسْعُونَ	Eighty	ثَمَانُونَ
Thousand	أَلْفٌ	Hundred	مِائَةٌ

الْأَيَّامُ

Sunday	يَوْمُ الْاِحَدِ	Saturday	يَوْمُ السَّبْتِ
Tuesday	يَوْمُ الثَّلَاثَاءِ	Monday	يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ
Thursday	يَوْمُ الْخَمِيسِ	Wednesday	يَوْمُ الْاَرْبَعَاءِ
☆	Friday	يَوْمُ الْجُمُعَةِ	☆

شُھُورُ السَّنَةِ الْقَمَرِيَّةِ

Safar	صَفَر	Muharram	مُحَرَّم
RabiusSani	رَبِيعُ الثَّانِي	RabiulAwwal	رَبِيعُ الْأَوَّل
JumadasSania	جُمَادَى الثَّانِيَّة	JumadalUla	جُمَادَى الْأُولَى
Shaban	شَعْبَان	Rajab	رَجَب
Shawwal	شَوَّال	Ramadan	رَمَضَان
Zulhijjah	ذُو الْحِجَّة	Zulqadah	ذُو الْقَعْدَةِ

شُھُورُ السَّنَةِ الشَّمْسِيَّةِ

February	فَبْرَايِرُ	January	يَنَايِرُ
April	أَبْرِيل	March	مَارَس
June	يُونِيُو	May	مَآيُو
August	أَغْصُطُسُ	July	يُولِيُو
October	أَكْطُوبَرُ	September	سِبْتِمَبَرُ
December	دِيسَمْبَرُ	November	نُوفَمْبَرُ



فُصُولُ السَّنَةِ

Winter	الْشِّتَاءُ	Summer	الصَّيْفُ
Autumn	الْخَرِيفُ	Spring	الرَّيْعُ

أَعْضَاءُ الْجِسْمِ

Nose	أَنْفٌ	Eye	عَيْنٌ
Lips	شَفَاةٌ	Mouth	فَمٌ
Hand	يَدٌ	Tongue	لِسَانٌ
Hair	شَعْرٌ	Leg	رِجْلٌ
Teeth	سِنٌّ	Head	رَأْسٌ
Shoulder	كَتِفٌ	Neck	عُنُقٌ
Finger	أَصْبَعٌ	Elbow	مِرْفَقٌ
Stomach	بَطْنٌ	Thumb	إِبْهَامٌ
Cheek	خَدٌّ	Foot	قَدَمٌ
Ear	أُذُنٌ	Chin	ذَقَنٌ



اُسرتی

Mother	اُمّ	Father	أَب
Sister	أُخْت	Brother	أَخ
Wife	زَوْجَة	Husband	زَوْج
Daughter	بِنْت	Son	إِبْن
Grandmother	جَدَّة	Grandfather	جَدّ
Aunt	عَمَّة	Uncle	عَمّ
Aunt	خَالَة	Uncle	خَال
Niece	بِنْتُ أَخ	Nephew	إِبْنُ أَخ
Niece	بِنْتُ أُخْت	Nephew	إِبْنُ أُخْت
Granddaughter	حَفِيدَة	Grandson	حَفِيد



الفصل

Scale	مِسْطَرَة	Blackboard	سَبُّورَة
Pencil	قَلَمُ الرِّصَاصِ	Desk	مَكْتَب
Pen	قَلَم	Chair	كُرْسِي
Note Book	كُرَّاسَة	Table	طَاوِلَة
Wall	جِدَار	Carpet	سَجَّادَة
Door	بَاب	Watch	سَاعَة
Window	شَّارِك	Bag	حَقِيْبَة
Roof	سَقْف	Shelf	رَف
Cupboard	دَوَّلَاب	Duster	طَلَّاسَة
Curtain	مِسْتَر	Box	عَلْبَة
Chalk	طَبَاشِير	Fan	مِرْوَحَة
Light	مِصْبَاح	Eraser	مِمْحَاة
Book	كِتَاب	Sharpener	بَرَّايَة

الْحَيَوَانَات

Camel	جَمَل	Cat	قِطَّ
Ox	ثَوْر	Peacock	طَاوُوس
Elephant	فِيل	Goat	شَاة
Horse	حِصَان	Rabbit	أَرْنَب
Donkey	حِمَار	Cow	بَقَرَة
Deer	غَزَالَة	Bird	طَائِر
Lion	أَسَد	Crow	غُرَاب
Buffallo	جَامُوس	Sheep	خَرُوف
Fox	ثَعْلَب	Hen	دَجَاجَة
Hoopoe	هُدْهُد	Dog	كَلْب
Hawk	صَقْر	Eagle	حِدَاة



الْفَوَاكِه

Mango	مَانَجَه	Orange	بُرْتُقَال
Melon	بَطِيخ	Banana	مَوْز
Pomegranate	رُمان	Apple	تُفَّاح
Peach	خَوْخ	Grapes	عِنَب
Fig	تَيْن	Nuts	جَوَز
Almond	لَوْز	Mulberry	تُوت

الْمَطْبَخ

Pot	آيَةِ	Sink	مُغْسَل
Plate	صَحْن	Refrigerator	ثَلَّاجَة
Cup	كَاس	Pot	قِدْر
Spoon	مِلْعَقَة	Knife	سِكِّين
Table	مِنْضَدَة	Oven	مَوْقِد
Fork	شَوْكَة	Bowl	طَاسَة
Jug	إِبْرِيْق	Tray	صِيْنِيَّة



الْخَضِرَوَات

Tomato	طَمَاظِم	Carrot	جَزَر
Onion	بَصَل	Brenjal	بَارِنْجَان
Garlic	ثُوم	Peas	بِزَلَا
Pumpkin	قَرَع	Mint	نَعْنَاع
Greenchilli	فِلْفِلْ أَخْضَر	Cucumber	خِيَار
Potato	بَطَاطَس	Coriander	كُزْبُرَة
Ginger	زَنْجَبِيل	Ladyfinger	بَامِيَا
Radish	فِجْل	Turnip	لِفْت

الْضَمَائِر

هُوَ	هُمَا	هُمْ	هِيَ	هُمَا	هُنَّ	أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ
أَنْتِ	أَنْتُمَا	أَنْتُنَّ	أَنَا	نَحْنُ	☆	إِيَّاهُ	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُمْ
إِيَّاهَا	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُنَّ	إِيَّاكَ	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُم	إِيَّاكِ	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُنَّ
إِيَّايَ	إِيَّانَا	☆	لَهُ	لَهُمَا	لَهُمْ	لَهَا	لَهُمَا	لَهُنَّ
لَكَ	لَكُمَا	لَكُمْ	لَكَ	لَكُمَا	لَكُنَّ	لِي	لَنَا	☆

عَادَاتِ حَسَنَةِ

Honest	اَمِيْن	Truthful	صَادِق
Obedient	مُطِيع	Faithful	مُخْلِص
Diligent	مُجْتَهِد	Active	نَشِيْط
Generous	كَرِيْم	Polite	مُهَذَّب
Brave	شُجَاع	Lucky	سَعِيْد
Good	صَالِح	Noble	شَرِيْف

رَذَائِل

Disloyal	خَائِن	Lier	كَاذِب
Lazy	كَسْلَان	Greedy	حَرِيْص
Proud	مُتَكَبِّر	Foolish	اَحْمَق
Dull	غَبِي	Stingy	بَخِيْل
Thief	سَارِق	Coward	جَبَان



Sentences

جمل

My name is

اِسْمِی

I am a Muslim.

اَنَا مُسْلِمٌ .

I am a Student.

اَنَا مُتَعَلِّمٌ .

I am from Pakistan.

اَنَا مِنْ بَاكِسْتَانِ .

I live in Karachi.

اَسْكُنُ فِي كَرَاتِشِی .

My home is opposite to
the masjid.

بَيْتِی اَمَامَ الْمَسْجِدِ .



I pray in Masjid.

اُصَلِّی فِی الْمَسْجِدِ .

I recite Quraan.

اَقْرَأُ الْقُرْآنَ .

I study in school.

اَتَعَلَّمُ فِی الْمَدْرَسَةِ .

I go to school early in
the morning.

اَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ صَبَاحًا .



Allah is our Lord.

Muhammad (ﷺ) is
our Prophet.

Quraan is our book.

Islam is our Religion.

Kaaba is our qibla.



My home is beautiful.

My brother is an engineer.

My uncle is a Scholar.



He is playing.

I am going.

You are reading.



اللَّهُ رَبُّنَا.

مُحَمَّدٌ نَبِينَا.

الْقُرْآنُ كِتَابُنَا.

الْإِسْلَامُ دِينُنَا.

الْكَعْبَةُ قِبْلَتُنَا.



بَيْتِي جَمِيلٌ

أَخِي مُهَنْدِسٌ

عَمِّي عَالِمٌ



هُوَ يَلْعَبُ

أَنَا أَذْهَبُ

أَنْتَ تَقْرَأُ



This is a man.

هَذَا رَجُلٌ.

This is a woman.

هَذِهِ امْرَأَةٌ.

This is a doctor.

هَذَا طَبِيبٌ.

This is a car.

هَذِهِ سَيَّارَةٌ.

This is a pen.

هَذَا قَلَمٌ.

This is a watch.

هَذِهِ سَاعَةٌ.



That is a wall.

ذَلِكَ جِدَارٌ.

That is a window.

تِلْكَ نَافِذَةٌ.

That is a mosque.

ذَلِكَ مَسْجِدٌ.

That is a school.

تِلْكَ مَدْرَسَةٌ.



He is a businessman.

هُوَ تَاجِرٌ.

You are a teacher.

أَنْتَ مُدَرِّسٌ.

I am a student.

أَنَا طَالِبٌ.



الصَّلَاةُ

هَيَّا هَيَّا نَحْوَ الْمَسْجِدِ

كَبِّرْ كَبِّرْ وَارْكَعْ وَاسْجُدْ

طَهِّرْ قَلْبَكَ بِالْإِيمَانِ

وَارْكَعْ وَاسْجُدْ لِلرَّحْمَنِ

قُمْ فَتَوَضَّأْ وَاشْرَحْ صَدْرَكَ

ادْخُلْ ادْخُلْ صَلِّ وَاعْبُدْ

اقْرَأْ شَيْئًا مِنْ قُرْآنِ

صَلِّ صَلِّ يَا إِنْسَانَ

يَا إِلَهِي

يَا رَافِعَ السَّمَاءِ

مِنْ فِتْنَةِ الْأَهْوَاءِ

بِالْجِدِّ وَالذِّكَاةِ

وَكُلِّ أَصْدِقَائِي

بِالْعِزِّ وَالرِّخَاءِ

رَبِّ اسْتَجِبْ دُعَائِي

ادْعُوكَ يَا إِلَهِي

احْفَظْ عَلَيَّ دِينِي

وَقَوْنِي فِي دَرْسِي

وَاحْفَظْ أَبِي وَأُمِّي

وَأَمْنُنْ عَلَيَّ بِلَادِي

يَا وَاسِعَ الْعَطَاءِ

اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِيْنَ

نصیحت

رحمت کا ابر بن کے جہاں بھر میں چھائیے
عالم یہ جل رہا ہے برس کر بجھائیے

دوزخ بنی ہوئی ہے جو دنیا یہ آج کل
آپ اس کو اپنے فیض سے جنت بنائیے

دنیا تڑپ رہی ہے جو آلام و درد سے
جامِ شفا ضرور اسے اب پلائیے

گمراہ ہو رہے ہیں جو تاریک رات میں
مَشل جلا کے راہِ ہدایت دکھائیے